REGD № P. 67

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳۰ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۲۶ ظہور کی موصولہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور تا حال اسلام آباد میں ہی قیام فرما ہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

قادیان ۳۰ ظہور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع محترمہ بیگم صاحبہ مورخہ ۲۴ ظہور آل کشمیر کانفرنس میں شرکت کے لئے سرینگر تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سفر کو ہر طرح موجب برکت بنائے۔ اور سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہے۔ آمین ﴿

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

بدر قادیان

WEEKLY

BADR QADIAN

جلد ۲۰

شمارہ ۳۵

ایڈیٹر:۔ محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:۔ خورشید انور

شرحِ چندہ

سالانہ ۱۰ روپے

ششماہی ۵ روپے

ممالکِ غیر ۲۰ روپے

فی پرچہ ۲۵ نئے پیسے

۱۰ رجب ۱۳۹۱ھ | ۲ تبوک ۱۳۵۰ ھش | ۲ ستمبر ۱۹۷۱ء

مجلس نصرت جہاں کی سکیم "آگے بڑھو" کے تحت

روکوپڑ (سیرالیون) میں احمدیہ نصرت جہاں کلینک کا قیام

حکومتِ سیرالیون کی طرف سے ایک ڈسپنسری ہمارے حوالے کرنے کا فیصلہ

"خدا تعالیٰ کے فضل سے سیرالیون میں ہماری ایک ڈسپنسری نے روکوپڑ کے مقام پر ۲۰ جولائی سے کام شروع کر دیا ہے الحمد للہ۔ اس کا نام احمدیہ نصرت جہاں کلینک رکھا گیا ہے یہ کلینک فی الحال عارضی جگہ پر شروع کیا گیا ہے۔ مستقل جگہ اور فرنیچر کا انتظام پارلیمنٹ کے ممبر آنریبل مسٹر گلعا کے کر رہے ہیں۔ وزیر مالیات انشاء اللہ جلد ہی اس کا باقاعدہ افتتاح فرمائیں گے۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ جب ہمارے ڈاکٹر ایس ایم حسن صاحب ایم بی بی ایس اور مولوی محمد صدیق صاحب شاہد امیر سیرالیون روکوپڑ میں پہنچے تو اہالیانِ شہر اور مقامی جماعت نے شہر سے باہر چند فرلانگ کے فاصلہ پر وہاں کے رواج کے مطابق خوشی کا اظہار کرنے کے لئے ڈھول پیٹ کر ان کا استقبال کیا۔ اور مقامی چیف کے مکان پر جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور ہر قسم کے تعاون کا یقین دلاتے ہوئے جلد کام شروع کرنے کا مطالبہ کیا۔ مقامی احباب کے اشتیاق کے پیشِ نظر سامان کی نایابی کے باوجود فی الحال عارضی طور پر کچھ سامان مستعار لے کر مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے کام شروع کر دیا ہے۔ مریض کثرت کے ساتھ علاج کی غرض سے آ رہے ہیں ان کی کثرت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ بارش کے باوجود صرف ساڑھے چار گھنٹوں میں ۳۶ مریض آئے اور ڈاکٹر صاحب موصوف نے ان کا معائنہ کر کے انہیں خود دوائی وغیرہ بھی بنا کر دی۔

اس کلینک کے اجراء کے ساتھ ہی گورنمنٹ سیرالیون نے اپنی ایک سرکاری ڈسپنسری بھی مع ساز و سامان ہمارے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو عنقریب ہماری تحویل میں دے دی جائے گی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس ڈسپنسری کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کے بہترین نتائج پیدا ہوں۔ نیز ڈاکٹر صاحب موصوف کی جملہ مشکلات دور فرمائے۔ اور انہیں اور دیگر بلال کے باشندوں کی خدمت کی توفیق دے کر ساتھ اپنے ملک کے نام کو بھی روشن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

(ربوہ)

جلسہ سالانہ قادیان

تاریخہائے انعقاد ۱۸-۱۹-۲۰ فتح / دسمبر { ۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ عیسوی }

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور اجازت سے۔ ۸۰ ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کی تاریخیں ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۵۰ ہش یعنی ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ء رکھی گئی ہیں۔

جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں کے سب دوستوں کو جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخوں سے مطلع کیا جائے تاکہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۵۰ ہجری شمسی مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ء کی تاریخوں میں جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کر کے اس مقدس اور روحانی عظیم الشان اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے زیادہ سے زیادہ احباب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے ساما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
۲/ ۱۳۵۰ ش ۲/ ستمبر ۱۹۷۱ء

مغربی تہذیب اب اپنے انجام کو پہنچ رہی ہے

از مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی ایڈیٹر الفضل ربوہ

مغرب کی سراسر مادی تہذیب نے اب مغربی ممالک کے معاشروں کو ایسے ناگفتہ حالات سے دو چار کر دیا ہے کہ جو خود اس ہلاکت آفرین تہذیب کی تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے مغربی ملکوں کے معصیت نواز معاشروں کے زیر اثر پروان چڑھنے والی اباحتی زندگی کا فساد و بگاڑ اس انتہاء کو پہنچ چکا ہے کہ جس کے بعد اس سراسر مادی نظریۂ حیات پر مبنی تہذیبی نظام کا اپنی موت آپ مرنا یقینی ہے۔ خود مغرب کے دانشور یہ محسوس کرتے ہیں کہ چند سال کے اندر اندر بزعم خود ان کی یہ "مایۂ ناز" تہذیب اپنے عبرتناک انجام کو پہنچنے والی ہے۔

یوں تو وہاں کے اخبارات و رسائل میں ایسے مضامین عرصہ سے شائع ہو رہے ہیں جو اکثر و بیشتر مغربی تہذیب کی متوقع تباہی کے متعلق قیاسات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ تاہم اس سلسلہ میں تازہ ترین مضمون سنئے۔ امریکی ماہنامہ "دی پلین ٹروتھ" کے مئی ۱۹۷۱ء کے شمارہ میں شائع ہوا ہے۔ جو حال ہی میں یہاں موصول ہوا ہے۔ اس میں رچرڈ گائب (Richard Gaipe) کا ایک مضمون درج ہے۔ جس کا عنوان ہے "کھیل ہی کھیل اور کام ندارد کا۔ آئینہ دار معاشرہ" (An all Play and No Work Society) اس مضمون نگار نے واضح کیا ہے کہ سراسر مادی تہذیب کے زیر اثر مغربی ممالک میں عیش پرستی کا رجحان اس قدر بڑھتا جا رہا ہے کہ عوام کم سے کم کام کرنے اور زیادہ سے زیادہ وقت عیش و عشرت اور لہو اور لایعنی مصروفیات میں گزارنے کی طرف مائل ہوتے جا رہے ہیں۔ صنعتی انقلاب کے آغاز میں لوگ ۷۲ گھنٹے فی ہفتہ کام کرنے کے عادی تھے۔ یہ اوسط گھٹتے گھٹتے اب ۳۸ گھنٹے فی ہفتہ ہو چکی ہے۔ ایک "فارغ اوقات گزارنے سے متعلق تنظیم (Leisure Group) کے صدر نے یہ پیشگوئی کی ہے کہ اگر عوام کی بڑھتی ہوئی کام چوری اور عیش کوشی کو نہ روکا گیا تو آئندہ بیس سال کے اندر اندر امریکہ میں نوبت یہاں تک آپہنچے گی کہ لوگ ہفتہ میں ۲۲ گھنٹے کام کریں گے یا سال میں ۲۵ ہفتے چھٹی منائیں گے یا پھر ۳۸ سال کی عمر میں ریٹائر ہو جایا کریں گے۔ اور برطانیہ میں شہزادہ صفت لوگ ہفتہ میں بیس گھنٹے سے زیادہ کام کو ہاتھ نہیں لگائیں گے۔

مضمون میں امریکیوں اور انگریزوں میں کام چوری اور عیش کوشی بڑھتے ہوئے رجحان کی متعدد مثالیں دینے اور اعداد و شمار کی رو سے اس کے ہولناک نتائج کا ذکر کرنے کے بعد ثابت یہ کیا گیا ہے کہ زوال و انحطاط کی یہ کیفیت سراسر مادی تہذیب کی ہلاکت آفرینیوں اور دولت کی فراوانی کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے۔ اگر کام چوری اور عیش کوشی کا یہ رجحان اسی طرح بڑھتا چلا گیا تو مغربی تہذیب کا بھی وہی عبرتناک انجام ہوگا جو اس سے پہلے قدیم یونانی اور رومی تہذیبوں کا ہوا۔ چنانچہ مضمون نگار رقمطراز ہے:-

"قدیم تہذیب اسپارٹا ... جو قوت برداشت میں ... فالتو اور بیکار اوقات کی بہتات کام چوری اور عیش کوشی کی لعنت کا شکار ہو کر خود اپنے ہی ہاتھوں تباہ ہوئے۔ ارسطو نے اپنی کتاب "سیاسیات" (POLITICS) میں اہل اسپارٹا کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے "اہل اسپارٹا اس وقت تک ہی محفوظ رہے جب کہ وہ جنگوں میں مصروف تھے۔ جب انہیں سلطنت مل گئی تو جھاگ کی طرح بیٹھ گئے۔ وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ امن کے زمانہ میں میسر آنے والے فالتو اور بیکار وقت کو کس طرح صرف کریں" یہ اندوہناک نوشتۂ تاریخ ایک دور کے بعد دوسرے دور میں ہر ابھرنے اور ترقی کرنے والی قوم پر بالآخر صادق آتا رہا اور سلطنت روما کے حق میں بھی حرف بحرف پورا ہوا۔ سلطنت روما کو جو عروج حاصل ہوا وہ پہلے کبھی کسی کو حاصل نہ ہوا تھا۔ لیکن جب دنیا ان کی مطیع و منقاد بنی اور ان کے قدموں میں آگری تو انہوں نے کم سے کم کام کرنا اور فارغ و بیکار رہنا شروع کر دیا۔ نیرو کے عہد حکومت میں نوبت یہاں تک آپہنچی تھی کہ اہل روما سال میں ۱۷۶ تعطیلات منانے لگے تھے گویا اوسطاً وہ ایک دن کام کرتے تھے اور ایک دن چھٹی مناتے تھے۔

تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ مادہ پرستی ہی وہ پھندا ہے جس نے ماضی میں دو بڑے بڑے تہذیبی نظاموں کا گلا گھونٹ کر رکھ دیا اور ان کا چراغ زندگی گل ہوئے بغیر نہ رہا۔ آج مغربی معاشرے اور ماضی کی تباہ شدہ تہذیبوں میں بہت سی چونکا دینے والی مماثلتیں پیدا ہو چکی ہیں۔ یہ تہذیبیں پھلیں پھولیں پھر ان میں سخت کوشی کی بجائے نرمی اور آرام طلبی کے آثار ظاہر ہوئے۔ پھر یہ لاپرواہی اور لاابالی پن کا شکار ہوئیں۔ حتیٰ کہ مردہ دلی اور پژمردگی نے انہیں آگھیرا اور آخر کار موت کی بے رحم آغوش میں جا سوئیں۔ ہر ایسی تہذیب کے سامنے پچھلی تہذیبوں کی تباہی کی مثالیں موجود ہوتی تھیں۔ لیکن ہر ایسی تہذیب کو اپنانے والے اپنی نادانی سے یہی سمجھتے رہے کہ ہمارے ساتھ ایسا نہیں ہوگا۔

بہت کم لوگ ہیں جن کو ان کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے جنہیں اس امر کا احساس ہے کہ امریکہ اور برطانیہ فارغ اور بیکار اوقات کی بہتات کے شکنجہ میں گرفتار ہو چکے ہیں ہمارے زمانہ میں ہر شخص کی زبان پر یہی ہے کہ زندگی اسی ڈھب پر گزارو اور عیش کرو دیکھیں جب کوئی قوم عیش کوشی میں غرق ہو جاتی ہے تو پھر خاتمہ اور صف لپیٹنے کے مراحل طے کرنے کا وقت آپہنچتا ہے۔" (دی پلین ٹروتھ بابت مئی ۱۹۷۱ء صفحہ ۱۶)

"دی پلین ٹروتھ" کا مذکورہ بالا مضمون ایک اور منہ بولتا ثبوت ہے اس بات کا کہ مغرب کی مادی تہذیب اب اپنے عبرتناک انجام کو پہنچنے والی ہے اور وہ انجام یہی ہے کہ یہ تہذیب اپنے گھناؤنے کردار کے نتیجہ میں اسی طرح صفحۂ ہستی سے نابود ہو جائے گی جس طرح اس کی پیشرو دو تہذیبیں یعنی یونان اور روما کی تہذیبیں صفحۂ ہستی سے نابود ہو کر ہمیشہ ہمیش کیلئے کالعدم ہو گئی تھیں۔ مگر کتنی نادان ہیں وہ مشرقی قومیں جو مغربی اقوام کی نقالی کو ترقی کا ذریعہ سمجھ کر مغربی تہذیب کی گھناؤنی لاشوں پر اس طرح گر رہی ہیں جس طرح کہ گدھ مردار پر گرتے اور سڑے ہوئے گوشت کی بوٹیاں نوچ نوچ کر اپنے لئے عقوبت زدہ عیش کا سامان مہیا کرتے ہیں ایسی نادان اقوام نام نہاد ترقی کے پردہ میں اپنے لئے تباہی مول لے رہی ہیں اور اپنی نادانی سے مغربی اقوام کی تباہی میں حصہ دار بنتی جا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے تا یہ اندھے کنوئیں میں چھلانگ لگانے سے باز رہیں۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے آج سے پون صدی قبل یعنی اس زمانہ میں ہی جب کہ مشرق و مغرب میں مغربی تہذیب کا طوطی بول رہا تھا۔ اس مادی تہذیب کے تباہ و برباد ہونے اور اس کی جگہ اسلام کی حقیقی اور اصل تہذیب کے غالب آنے کی پیشگوئی فرمادی تھی حضور علیہ السلام کی اس پیشگوئی پر ہم آئندہ کسی اشاعت میں روشنی ڈالیں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی مصروفیات

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے ایمان افروز نتائج کا ذکر

انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں، اہم ارشادات اور نصائح

مکرم یوسف سلیم صاحب ایم - اے

اسلام آباد ۷؍ ظہور ۱۳۵۰ ہش۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

یہاں جب بارش ہوتی ہے اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلتی ہے تو موسم بہت خوشگوار ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کسی دن ہوا بند ہو جائے تو خاصا حبس ہو جاتا ہے مورخہ ۶؍ ظہور کی شام کو بھی موسم کچھ اسی قسم کا تھا۔ احباب حضور انور کی دید و ملاقات کے لئے دور دراز ایک سے کثرت سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ حبس اور گھٹن کی وجہ سے حضور کا باہر تشریف لانا بظاہر تکلیف دہ تھا۔ ڈاکٹری مشورہ بھی یہی تھا۔ خود بعض دوست بھی والہانہ عقیدت کی وجہ سے زیر لب یہ اظہار کر رہے ہیں کہ حضور باہر تشریف نہ لائیں تو اچھا ہے مبادا حضور کو زیادہ تکلیف ہو جائے۔ مگر طبیعت میں ضعف اور موسم کی ناموافقت کے باوجود حضور جب سات بجے باہر لان میں تشریف لائے تو بہت ہشاش بشاش نظر آرہے تھے۔ آپ نے جملہ احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ اور پھر انہیں دری پر بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔ حضور خود کرسی پر تقریباً نصف گھنٹہ تک تشریف فرما رہ کر احباب کو اپنے روح پرور ملفوظات سے نوازتے رہے۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی الٰہی تحریک میں مخلصین احمدیت کی عظیم مالی اور جانی قربانی اور اس کے شاندار نتائج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ "نصرت جہاں آگے بڑھو" کی سکیم کے تحت مغربی افریقہ میں اسلام کے حق میں ایک عظیم انقلاب برپا ہے ہمارے ملک کے مالی حالات ایسے نہیں کہ حکومت ہمیں فارن ایکسچینج دے سکے اس لئے اس سلسلہ میں عملاً بیرونجات کی جماعتیں خصوصاً انگلستان زیادہ بوجھ اٹھا رہا ہے۔ انگلستان کی چھوٹی سی جماعت نے ۵۰ ہزار پونڈ کے وعدے کئے تھے جس میں سے ۲۲½ ہزار پونڈ ادا کر چکی ہے۔ خود افریقی ممالک کی اکثر جماعتیں بڑے اخلاص اور قربانی کا مظاہرہ کر رہی ہیں حالانکہ مالی قربانی کے لحاظ سے ہم ابھی تک ان کی کما حقہ تربیت نہیں کر پائے۔ ہمارے ڈاکٹر اور اساتذہ کے پہنچنے پر جہاں جہاں ہسپتالوں اور سکولوں کا اجراء ہوا ہے وہاں کی مقامی آبادی نے اس سکیم کا پُر جوش خیر مقدم کیا ہے۔ ان کی خوشی کا یہ عالم ہے کہ جہاں بھی سکول یا ہسپتال کا افتتاح ہوتا ہے وہاں کیا عوام اور کیا خواص اپنے اپنے مخصوص روایتی انداز میں کئی کئی دن تک اچھلتے کودتے رہتے ہیں۔ سیرالیون میں ہماری اسی قسم کی ایک تقریب کے موقع پر وہاں کے وزیر صحت جو پہلے تعلیم سے متعلق رہ چکے ہیں، نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی خدمات کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھتا رہا ہوں اور اب طبی محاذ پر جماعت کی کوشش کا خیر مقدم کرتا ہوں۔

حضور نے فرمایا اصل میں یہ انقلاب اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کی بدولت رونما ہوا ہے ورنہ ہماری کوششیں بڑی حقیر، ہمارا سرمایہ بڑا کم اور ہماری جانی قربانی چند سو نفوس سے زیادہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ان بے انتہا فضلوں کے مقابلے میں دراصل ہماری اس ...... contribution کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں۔

حضور نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ اس وقت عیسائیوں کے ساتھ زبردست مقابلہ ہو رہا ہے۔ دنیا کی ساری دولتیں ان کے پاس جمع ہیں مگر وہ اپنے ہر قسم کے ساز و سامان اور جد و جہد کے باوجود اسلام کی روز افزوں ترقی پر تلملا رہے ہیں۔ وہ ہمارے ہیلتھ سنٹر یا سکول کی افتتاحی تقریب میں جاتے تو حالات کا جائزہ لینے کے لئے ہیں مگر ہماری کوششوں کی ازحد پذیرائی پر کفِ افسوس مل کر رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ ہم چند آدمی، تھوڑے سے پیسے جو ہمیں بیرونی ملکوں سے تھوڑے تھوڑے بھجوانے پڑتے ہیں۔ کیونکہ یہاں زر مبادلہ کی تنگی ہے اور ہاتھ بڑا روک کر خرچ کرنا پڑتا ہے۔ مگر پھر بھی عیسائی جن کے پاس ہر قسم کے دنیوی وسائل موجود ہیں اور جنہیں ہر قسم کی سہولتیں میسر ہیں وہ گھبرا اٹھے ہیں اس سے پتہ لگتا ہے کہ پیسے سے نتیجہ نہیں نکلتا نتیجہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ جو شافی مطلق ہے۔ وہ اپنے فضل سے ہمارے ڈاکٹروں کے ہاتھ میں شفا رکھ دیتا ہے۔ لوگ عیسائی ڈاکٹروں کو چھوڑ کر ہمارے ڈاکٹروں کے پاس آجاتے ہیں۔ اس سے ان کی شہرت دن بدن بڑھ رہی ہے کماسی غانا کا ایک بہت بڑا شہر ہے ظاہر ہے اس میں بہت بڑے بڑے سرکاری اور مشن ہسپتال ہوں گے۔ مگر یہاں سے بعض دفعہ دس دس مریض اپنا شہر چھوڑ کر تیس میل پر ہمارے ڈاکٹر کے پاس ایک چھوٹے سے گاؤں میں علاج کروانے آجاتے ہیں۔ حضور نے الٰہی نصرت کی ایک اور مثال دیتے ہوئے فرمایا کچھ عرصہ ہوا ہمارے ڈاکٹر کی کیتھولک ہسپتال والے بڑی مخالفت کر رہے تھے۔ خدا کا کرنا یہ ہوا کہ ایک دن جب کہ ان کا ڈاکٹر بیمار تھا ان کے ہسپتال میں رات کے دس بجے ایک ایسی مریضہ آگئی جس کا خاصا الجھا ہوا کیس تھا۔ اور فوری آپریشن کی ضرورت تھی۔ اس پر وہ ہمارے ڈاکٹر سے تعاون کی درخواست کرنے پر مجبور ہوگئے۔ چنانچہ ہمارے ڈاکٹر نے اسی وقت اس کا آپریشن کیا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا اور ۳-۴ دن کے بعد مریضہ بالکل ٹھیک ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں پر ہمیں سجدات شکر بجا لانے چاہئیں اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے رہنا چاہیے تا کہ ہم اس کے فضل اور اس کی رحمتوں اور اس کے پیار اور اس کی محبت کے زیادہ سے زیادہ وارث بنیں۔

حضور نے فرمایا زمانے میں کسی چیز کو ثبات حاصل نہیں ہے۔ ہر چیز تغیر پذیر ہے۔ اس لئے اگر کسی وقت نوکریاں چھوٹ جائیں یا کاروبار مندا پڑ جائے یا کوئی آسمانی آزمائش پیش آجائے تو گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ صبر و شکر کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ ہمارے سامنے ہے۔ آپ کو ایک وقت میں پیٹ پر پتھر باندھ کر گذارہ کرنا پڑا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو بھی کئی کئی دن کھانے کو نہیں ملتا تھا۔ مگر تنگی کا یہ زمانہ جلد ہی آسائش میں بدل گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کی دولت مسلمانوں کے قدموں میں ڈال دی۔ پس ہمیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہیے کیونکہ وہی حقیقی کارساز اور مسبب الاسباب بھی ہے۔

اگلے روز مورخہ ۸؍ ظہور کو بھی بہت سے احباب حضور کی قیام گاہ پر آئے تھے۔ حضور شام کے وقت باہر تشریف لائے اور قریباً ایک گھنٹہ تک مجلس میں رونق افروز رہے۔ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ باہمی اور پُر امن زندگی کے لئے یہ بات بڑی ضروری ہے کہ انسان ایک دوسرے کے نقطۂ نظر کو ضبط و تحمل سے سنے اگر پسند آئے تو قبول کرے اور پسند نہ آئے تو مخالفت میں جو منہ میں آئے بول دینا سراسر نامعقول اور غیر انسانی حرکت ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اسلام کی تعلیم نرمی اور پیار کی تعلیم ہے۔ ہم دنیا سے پیار کرنے اور اس کے دکھ درد کا مداوا کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ دنیا نے ہمیں گالیاں دیں مگر ہماری مسکراہٹ میں کبھی فرق نہ آیا۔ دنیا نے ہمیں تنگ کیا مگر کوئی بھی ہم سے ہماری قوتِ احسان نہ چھین سکا۔ بعض لوگ اپنی ساری عمر ہماری مخالفت پر کمربستہ رہے۔ جو منہ میں آیا کہہ گئے اور جو دماغ میں آیا وہ لکھ گئے مگر جب آخری عمر میں ان کے بیٹوں تک نے اُن کا ساتھ چھوڑ دیا تو اُن کی اس بے کسی اور بے بسی میں احمدیوں نے اُن کا ساتھ دیا اور ہر ممکن مدد کی۔

پاکستان میں صنعتی ترقی کے ذکر پر حضور نے فرمایا صنعتی کاروبار صرف اسی صورت میں فروغ پذیر رہ سکتا ہے کہ صنعت وحرفت کا معیار برقرار رہے اور ہماری صنعت ملکی ضروریات سے ہم آہنگ بھی ہو یعنی اپنے ملک میں تیار کی جانے والی چیزوں کی مانگ اور ضرورت کو ترجیح دی جائے۔ ملکی ضروریات کو پسِ پشت ڈال کر نفع خوری اور سرمایہ کاری کا رجحان ملک کی وسیع تر خوشحالی کے راستے میں سنگِ گراں کا حکم رکھتا ہے

حضور نے فرمایا ترقی یافتہ دنیا میں اہلیت اور صلاحیت کی بنا پر آگے بڑھنے کا اصول ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ اسلئے علاقائی سطح سے بالا ہو کر اہلیت کی بنا پر اور Fair Competition کے ذریعہ ملک کے بہترین دماغوں کو آگے آنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع بہم پہنچانے چاہئیں۔ فرمایا جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے۔ ہم ذہین طلباء کی حوصلہ افزائی میں اپنوں اور غیروں کی کوئی تمیز روا نہیں رکھتے۔ حال ہی میں ہمارے ایک عزیز بچے نے جس کا جماعت کے ساتھ تعلق نہیں مجھے خط لکھا کہ آپ نے جلسہ سالانہ کی تقریر میں کہا ہے کہ جو طالب علم اپنے آپ کو اہل ثابت کرتا ہے اور پڑھائی میں اچھا ہے اس کی دماغی صلاحیتوں کو ضائع نہیں ہونے دیا جائے گا۔ یہ میرے حالات ہیں۔ مجھے وظیفہ دیں۔ چنانچہ میں نے اس کا انتظام کر دیا۔

فرمایا جو بچے پڑھائی کے میدان میں دوسروں پر گوئے سبقت لے جاتے ہیں، وہ قوم کا ایک نہایت قیمتی سرمایہ اور خاص توجہ کے مستحق ہیں۔ ایسے ذہین طلباء میں سے اگر کسی کے حالات اس کی اعلیٰ تعلیم کے متحمل نہ ہوں تو اس کی مدد کرنا انفرادی اور قومی ہر دو لحاظ سے ضروری ہے۔ ضمناً حضور نے اپنی اس خواہش اور ارادے کا بھی اظہار فرمایا کہ "نصرت جہاں آگے بڑھو" کی سکیم کو پوری طرح عملی جامہ پہنانے کے بعد مغربی افریقہ کے ذہین اور چوٹی کے طلباء کو ڈاکٹری۔ انجینئرنگ اور ایڈمنسٹریشن وغیرہ کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے بیرونی ممالک بھجوایا جائے گا تا وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے ملک کی بہترین رنگ میں خدمت کر سکیں۔ حضور نے افریقن دوستوں کی غیر معمولی جرأت اور دلیرانہ اقدام کی بڑی تعریف فرمائی۔ اور بتایا ہمارے افریقن دوست حکومت کے بڑے بڑے عہدیداروں سے ملتے اور بڑے دھڑلے سے بات کرتے ہیں۔ فرمایا اُن کی دلیری اور جرأت کا تو یہ عالم ہے کہ نائیجیریا میں جس ہوٹل میں ہمارا قیام تھا وہ حکومت کی ملکیت اور غیر ملکیوں سے بھرا پڑا تھا۔ دوست فرطِ محبت میں ہوائی مستقر سے اس ہوٹل تک بلکہ تیسری منزل میں میرے اس کمرے تک جس میں میں نے ٹھہرنا تھا مستانہ نعرے لگاتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ اُن کے فلک شگاف نعروں سے ہوٹل کی فضا گونج اٹھی۔

اسلام آباد کے صبح و شام بدلتے ہوئے موسم کا ذکر ہوا۔ حضور نے فرمایا پہلے دن جب میں یہاں آیا تو گرمی کی وجہ سے مجھے گرمی دانے نکل آئے تھے۔ اب ذرا خنکی ہو تو یہ مجھے چبھنے لگ جاتے ہیں۔ دوسرے بلڈ اور شوگر کا نظام۔ [illegible] ہو جاتا ہے۔ مکرم شیخ نور الحسن صاحب نے عرض کیا میرے والد صاحب کو شوگر کی تکلیف تھی وہ کریلے کے چھلکے کا پانی استعمال کرتے تھے۔ حضور نے فرمایا نیم سے کڑوی اور کیا چیز ہوگی۔ میں تو نیم کے پتوں کا جوشاندہ استعمال کرتا ہوں۔ مجھے تو ایلوے جیسی کڑوی چیز پی کر بڑا مزہ آتا ہے۔ اور میں اس پر بھی اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر ادا کرتا ہوں۔ فرمایا کسی چیز کا استعمال اور اس کے فائدہ کی حقیقت تو بس اتنی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مشیت سے اس سے پردہ کا کام لیتا ہے ورنہ حقیقتاً شفا تو اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ روح پرور سلسلہ کلام جاری تھا کہ بجلی کی رو بند ہوتے ہوتے رہ گئی۔ فرمایا یہاں بجلی کی رو بند ہونا ایک معمول بن چکا ہے۔ جس سے شہریوں کو انتہائی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انگلستان میں میں نے ساڑھے تین سال تک پڑھائی کے سلسلے میں قیام کیا ہے۔ مگر وہاں ایک بار بھی بجلی بند نہیں ہوئی۔ فرمایا اگر وہاں چند منٹ کے لئے کبھی بجلی بند ہو جائے تو قیامت آجاتی ہے۔ پریس ایسا ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ جاتا ہے کہ متعلقہ محکمہ کو اپنا پیچھا چھڑانا مشکل ہو جاتا ہے۔

فرمایا ہمارے ہاں ذہنی قابلیتوں اور دماغی صلاحیتوں کی کمی نہیں ہے ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ لوگ اپنے اندر ذمہ داری کا احساس پیدا کریں اور ملکی مفاد اور قومی وقار کے پیشِ نظر اپنی خداداد صلاحیتوں کو نہایت خوش اسلوبی اور دیانت داری سے زیادہ سے زیادہ اجاگر کرنے میں کوشاں رہیں۔

حضرت اقدس نے اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ہر فرد اور جماعت کی طرح ہماری جماعت کی بھی ایک قومی سرحد ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس کی حفاظت کریں یعنی ایمان پر مضبوطی سے قائم رہیں اور قومی دیانت و امانت کے اصول کو برقرار رکھتے ہوئے ترقی اور خوشحالی میں تندہی سے کوشاں رہیں۔

جماعت احمدیہ بانڈو کشمیر میں مسجد کی تعمیر!

از مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے حال کشمیر

خدا تعالیٰ کا بیحد فضل و احسان ہے کہ اس نے مسلمانوں کی ترقی و بہبودی کیلئے حضرت مسیح موعود و مہدی آخر زمان کو مبعوث فرمایا۔ سعید فطرت اور پاک سیرت روحوں نے آپ کو قبول کیا اور اسلام کی سربلندی کیلئے کوشاں ہو گئیں اور آج دنیا کے چپہ چپہ پر وحدانیت کے ترانے گاتے ہوئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی رسالت و قیادت کا جھنڈا گاڑنے میں مصروف ہیں۔

یہ مقدس جماعت جہاں بیرونی ممالک میں یورپین اقوام کو وحدانیت کا درس دینے میں مصروف ہے اور مساجد اور قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت میں مشغول ہے وہاں اندرون ملک بھی اپنوں اور غیروں کی رشد و ہدایت کے لئے مصروفِ عمل ہے۔

جماعت احمدیہ بانڈو واقع کشمیر ایک چھوٹی سی مگر فعال جماعت ہے۔ ایک ہی خاندان کے افراد پر مشتمل ہے۔ اس جماعت کا قیام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی عمل میں آیا۔ یہ ایک نہایت ہی ایمان افروز واقعہ ہے لیکن اس جگہ ذکر کی گنجائش نہیں تاہم اشارۃً عرض ہے کہ مسماۃ زینب النساء صاحبہ عرف زیبا جو ایک اہلحدیث خاتون تھیں انہوں نے اپنے بیٹے غلام رسول خان صاحب کو قادیان بھیجا اور انہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے احمدیت قبول کی۔ وہ بزرگ صحابی تھے جن کی یہ لوگ اولاد ہیں اس علاقہ میں انہیں کے ذریعہ تبلیغ و اشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔

ابھی تک یہ اپنی قلت تعداد کے باعث مسجد تعمیر نہ کر سکے لیکن گذشتہ سال جب میں یہاں آیا اور مسجد کی تعمیر کی تحریک کی تو یہاں کے دوستوں نے فیصلہ کر کے مورخہ ۲۱ ظہور (اگست ۱۹۷۰ء) بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ اس مسجد کا سنگِ بنیاد میرے ناچیز ہاتھوں رکھوایا۔ نہایت ہی پُرسوز دعاؤں کے ساتھ خانۂ خدا کا بنیادی پتھر نصب کیا گیا۔ ازاں بعد احباب جماعت سامان تعمیر کے جمع کرنے میں کوشاں رہے۔ الحمدللہ کہ میری دوبارہ آمد پر مورخہ ۲۰ ظہور (جمعۃ المبارک اگست ۱۹۷۱ء) کو اس مسجد کی تعمیر و تکمیل کا کام شروع کر دیا گیا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

احباب جماعت۔ درویشان کرام اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خصوصیت کے ساتھ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت مبارک میں عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے کہ وہ ربِ کعبہ اس خانۂ خدا کی تعمیر کو بھی قبول فرمائے۔ آمین۔

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۰ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئیاں

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج مدراس

خدا تعالیٰ کی تجلیات کے اظہار کے ذریعہ ہی اس کی ذات اور الوہیت کا تصور کیا جا سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی تجلیات کے اظہار کے لئے سلسلہ نبوت کا اجراء فرمایا۔ جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَأَرَدْتُ أَنْ أُعْرَفَ فَخَلَقْتُ آدَمَ۔

میں ایک مخفی خزانہ تھا میں نے چاہا کہ اپنی تجلیات کے اظہار کے ذریعہ اپنے آپ کو ظاہر کروں۔ پس اس غرض کے لئے میں نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کی۔

چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک جتنے پیغمبر علیہ السلام مبعوث ہوتے رہے اُن سبھوں نے اپنے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ کی تجلیات سے دنیا کو روشناس کرایا۔

خدا تعالیٰ اپنے ان مامورین کے ذریعہ مستقبل میں رونما ہونے والی عظیم الشان غیبی خبریں قبل از وقت بتا دیتا ہے۔ اور یہ خبریں یا پیشگوئیاں اور اُن کا پورا ہونا جہاں خدا تعالیٰ کی ذات کا ثبوت بہم پہنچاتے ہیں وہاں ان مامورین من اللہ کی صداقت اور سچائی کے زبردست نشان بھی ہوا کرتے ہیں۔

کیونکہ خدا تعالیٰ کے مامورین بذاتہٖ عالم الغیب وال نہیں ہوا کرتے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ

(الانعام ۵۱)

تو کہہ دے کہ میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس بات کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی و الہام کیا جاتا ہے۔

اس صورت میں ایک مامور من اللہ کا مستقبل میں رونما ہونے والی عظیم الشان خبروں کے متعلق پیشگوئی کرتا ہے اور وہ اپنے وقت پر نہایت شاندار رنگ میں پوری ہو جاتی ہیں تو یہ بات اُس مامور من اللہ کی صداقت اور اس کے من جانب اللہ ہونے کا بین ثبوت ہے۔

کیونکہ خدا تعالیٰ کی ذات والا صفات ہی تمام غیبوں کا سرچشمہ ہے اور اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ کے مطابق اُس کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں اور اُس کے پوشیدہ بھیدوں اور اسرار سے کوئی فرد بشر واقف نہیں اس صورت میں خدا تعالیٰ سے مکالمہ مخاطبہ کے ذریعہ غیب کی خبریں بتا دینا مامور من اللہ کی صداقت کی ایک روشن دلیل ہوتی ہے۔

چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ (جن ۲۷)

یعنی عالم الغیب صرف خدا تعالیٰ ہی ہے وہ اپنے غیب پر کسی کو غالب نہیں کرتا سوائے ایسے رسول کے جس کو وہ اس کام کے لئے پسند کر لیتا ہے یعنی اس کو کثرت سے علوم غیبیہ بخشتا ہے۔

اسی طرح خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ

خدا تعالیٰ تمہیں غیب پر ہرگز آگاہ نہیں کرتا۔ ہاں، خدا تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے اور اس کے ذریعہ غیب کی خبریں آشکار کر دیتا ہے

(آل عمران ۱۸۰)

اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے مامور و مرسل حضرت مرزا غلام احمد القادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے اس کثرت اور تواتر سے غیب کی خبریں ظاہر کیں کہ حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کسی نبی کی زندگی میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

لَنَا فِي حَضْرَتِهِ شَيْءٌ ... الْأَسْرَارِ
فَسَلْ إِنْ شِئْتَ مِنْ قَوْمٍ ...

السؤال

وَكَمْ سِرٍّ أَرَانِي نُورُ رَبِّي
وَآيَاتٍ عَلَىٰ صِدْقِي الْمَقَالِ

(مسیح موعود)

مجھے بے شمار اسرار اور علوم غیبیہ عطا کئے گئے ہیں۔ پس تو جس طرح کا سوال چاہتا ہے کر۔ اور کئی اسرار ہیں جو میرے خدا نے مجھ پر ظاہر کئے ہیں۔ اور اسی طرح میرے دعوے کی سچائی میں کئی نشانات بھی خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمائے ہیں۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مامور من اللہ کی دو حیثیتیں ہوا کرتی ہیں۔ ایک بشیر ہونے کی اور دوسری نذیر ہونے کی۔ اسی کے مطابق اس کی پیشگوئیاں کے بھی دو حصے ہوتے ہیں جو حصہ بشارتوں پر مشتمل ہوتا ہے وہ اصطلاحاً وعدہ کہلاتا ہے اور جو حصہ انذار کا پہلو اپنے اندر رکھتا ہے اُسے وعید کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ وعدہ میں خوش خبریوں کے ذریعہ مومنوں کو بشارت دی جاتی ہے اور وعید میں منکرین کو خوف دلا کر رجوع الی اللہ کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا جب ہم تجزیہ کرتے ہیں تو ہمیں یہ دونوں پہلو یعنی بشارت اور انذار بالفاظ دیگر وعدہ اور وعید نظر آتے ہیں۔

اس سلسلہ میں ایک اور بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ایک مامور کی ساری پیشگوئیوں کا اُن کی زندگی میں ہی پورا ہونا ضروری نہیں ہوتا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ (المؤمن ۷۸)

پس صبر کر۔ یقیناً خدا تعالیٰ کا وعدہ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ بعض باتیں ہم تیری زندگی میں ہی پوری ہوتی ہوئے دکھا دیں گے۔ جن کا ہم نے پیشگوئیوں کے ذریعہ وعدہ دیا تھا اور بعض باتیں ہم تیری وفات کے بعد پوری کر دیں گے۔

اس آیۃ کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مامور کی بعض پیشگوئیاں اُس کی زندگی .. اور بعض اُن کی وفات کے بعد ... خلفاء یا متبعین کے ذریعہ پوری ہوتی ہیں۔

اس مختصر تمہید کے بعد اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہزاروں پیشگوئیوں میں سے چند ایک وقت کی رعایت کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

(۱)

میں سب سے پہلے انذاری پیشگوئیاں پیش کر دیتا ہوں جو وعید کا پہلو اپنے اندر لئے ہوئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی صداقت پر اتمام حجت کے طور پر خدا تعالیٰ سے علم پا کر ہزاروں ایسی پیشگوئیاں بیان فرمائیں۔ جو اپنے اندر انذار کا پہلو لئے ہوئے تھیں اور اپنے اپنے وقت پر نہایت ہی شاندار رنگ میں پوری ہوتی رہیں۔ اُن میں سے ایک طاعون کے متعلق پیشگوئی تھی جس سے تمام اقوام ہند اور اُن کے ذریعہ سے تمام دُنیا پر حجت قائم کی گئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے ایک دفعہ پھر یہ ثابت فرمایا کہ وہ اریک در باریک اسباب پیدا کر سکتا اور اُن کو اپنے مامور کی تائید میں لگاتا ہے۔

حضرت مہدی علیہ السلام کی علامت کے طور پر حضرت رسول کریم صلعم نے خسوف و کسوف کی پیشگوئی فرمائی تھی اور اس عظیم الشان پیشگوئی کے مطابق ۱۸۹۴ء میں مقررہ تاریخوں میں چاند اور سورج کو گرہن لگا تو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اطلاع دی گئی کہ اگر لوگوں نے اس نشان سے فائدہ نہیں اٹھایا اور مجھے قبول نہ کیا تو اُن پر ایک عام عذاب نازل ہوگا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

إِنَّ الْكُسُوفَ وَالْخُسُوفَ آيَتَانِ مُخَوِّفَتَانِ وَإِذَا اجْتَمَعَا فَهُوَ تَهْدِيدٌ شَدِيدٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ وَإِشَارَةٌ إِلَىٰ أَنَّ الْعَذَابَ قَدْ قُدِّرَ وَأُكِّدَ مِنَ اللَّهِ لِأَهْلِ الْعُدْوَانِ۔

(نور الحق حصہ دوم)

یعنی کہ ... خدا ... کی تائید اور ... ذریعہ ... اور ... کے نشانات ... بات کی طرف اشارہ ہیں اُن لوگوں کے لیے جو ... اللہ ... نہ پایا ... عام مقدر ...

اور پورا ہو چکا ہے۔

جب مخالفوں نے اس تنبیہ اور تہدید سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا اور مخالفت سے باز نہیں آئے تو خدا تعالیٰ نے مذکورہ عذاب کے متعلق جو طاعون کی صورت میں تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خواب کے ذریعہ دکھا دیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"ایک ضروری امر ہے جس کے لکھنے پر میرے جوش ہمدردی نے مجھے آمادہ کیا ہے۔ اور میں خوب جانتا ہوں کہ جو لوگ روحانیت سے بے بہرہ ہیں اسے ہنسی اور ٹھٹھے سے دیکھیں گے مگر میرا فرض ہے کہ میں اس کو نوعِ انسان کی ہمدردی کے لئے ظاہر کروں اور وہ یہ ہے کہ آج جو ۶ر فروری ۱۸۹۸ء روز یکشنبہ ہے میں نے خواب میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں۔ اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔ میرے پر یہ امر مشتبہ رہا کہ اس نے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض بہت پھیلے گا یا یہ کہا کہ اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلے گا لیکن نہایت خوفناک نمونہ تھا جو میں نے دیکھا۔"

(تذکرہ صفحہ ۳۱۹)

اسی طرح طاعون کے بارے میں ان الفاظ میں بھی آپ پر الہام نازل ہوا

اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۶۳)

یعنی بیماریاں پھیلائی جائیں گی اور جانوں کا نقصان ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں یہ طاعون کے بارے میں یہ انذاری پیشگوئی بیان فرمائی اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر یہ بشارت بھی دی کہ

اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ

یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چاردیواری کے اندر رہتا ہے میں اس کو بچا لوں گا اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۲)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر اس پیشگوئی کے مطابق کہ جو در اصل میں بائیس برس سے شہرت پا رہی ہے ظہور میں نہ آیا تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ میرے من جانب اللہ ہونے کا یہ نشان ہوگا کہ میرے گھر کے چاردیوار کے اندر رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت سے محفوظ رہیں گے میرا تمام سلسلہ نسبتاً و مقابلۃً طاعون کے حملہ سے بچا رہے گا۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱)

چنانچہ ان عظیم الشان پیشگوئیوں کے مطابق پنجاب میں طاعون کی مہلک بیماری نے اپنا ڈیرہ لگایا۔ اور وہ آہستہ آہستہ سارے ہندوستان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ ہر سال طاعون مزید شدت اور سختی کے ساتھ حملہ آور ہوتی رہی اور حکومت وقت مجبور ہو کر بے دست و پا ہو گئی۔ اس بیماری نے اس سختی کے ساتھ حملہ کیا کہ ایک ایک ہفتہ میں تیس تیس ہزار آدمیوں کی موت ہوتی رہی اور ایک ایک سال میں کئی کئی لاکھ آدمی مرتے رہے۔

ایک طرف خدا تعالیٰ کی یہ انذاری پیشگوئی نہایت عظیم الشان رنگ میں پوری ہو رہی تھی تو دوسری طرف اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ کے وعدہ کے مطابق خدا تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں الدار اور سلسلہ میں رہنے والوں کو اس مہلک بیماری سے محفوظ رکھا اور

فَاَنْجَیْنٰهُ وَ اَصْحٰبَ السَّفِیْنَةِ وَ جَعَلْنٰهَاۤ اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

کے مطابق جس طرح خدا تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام اور اصحاب سفینہ کو طوفانِ نوح سے معجزانہ رنگ میں محفوظ رکھ کر تمام جہانوں کے لئے بطور صداقت اور نشان کے مقرر فرمایا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے اس وعید اور وعدے کی پیشگوئی اور اس کے پورا ہونے کے ذریعہ سے تا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت فرمائی اور اس طرح اس عظیم الشان نشانِ صداقت کو دیکھ کر ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں آدمیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو قبول فرمایا۔

(باقی آئندہ)

ضروری اعلان

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دین محمد صاحب نومسلم جو یو۔پی کے رہنے والے ہیں۔ گذشتہ سال بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ انہیں کچھ وقت قادیان میں ٹھہرنے کا موقع ملا۔ انہیں مرکز کی طرف سے سمجھایا گیا کہ یہ کوئی کام یا کاروبار کرکے اطمینان سے گذارہ کریں۔ کاروبار کے لئے انہیں ایک دوست کی طرف سے مناسب امداد بھی کی گئی تھی۔

معلوم ہوا ہے کہ بجائے کوئی کام یا کاروبار کرنے کے وہ مختلف جماعتوں میں جا کر امداد کے طالب ہوتے ہیں۔

لہٰذا جس جماعت میں بھی وہ پہنچیں اور امداد کی درخواست کریں مناسب ہوگا کہ اس جماعت کے عہدیداران و احباب جماعت اُن کو پیار و محبت سے سمجھائیں کہ وہ اسلامی تعلیم کو پیشِ نظر رکھ کر ایسا کرنے کی بجائے خود کام کرکے اپنا گذارہ کریں۔

ناظر امور عامہ قادیان

منظوری انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی ۳۰ر اپریل ۱۹۷۸ء تک تین سال کے لئے منظوری دی جا چکی ہے احباب جماعت نوٹ فرمائیں۔ اور جن جن جماعتوں کے انتخابات تا حال نہیں ہوئے وہ فوری طور پر اس طرف متوجہ ہوں اور انتخاب کروا کر منظوری حاصل فرمائیں۔ انسپکٹران بیت المال و تحریک جدید و وقفِ جدید و مبلغین سلسلہ اور عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھی توجہ فرمائیں۔ تاکہ جلد از جلد انتخاب مکمل ہو کر نئے عہدیداران آئندہ تین سالوں کے لئے خدمت سلسلہ احسن رنگ میں انجام دے سکیں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

جماعت احمدیہ بجولورہ ورڑکی دیو قاضی

(یو۔پی)

صدر جماعت احمدیہ بجولورہ۔ مکرم حاجی بشیر احمد صاحب بجولورہ
نائب صدر۔ مکرم ماسٹر محمد الیاس صاحب ٹیچر ادیو قاضی
سیکرٹری مال و سیکرٹری امور عامہ } مکرم یعقوب احمد صاحب ڑکی
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت و سیکرٹری تعلیم } مکرم خلیل احمد صاحب بجولورہ

جماعت احمدیہ چھاڈہ سونگھڑہ ضلع سمبلپور

(اڑیسہ)

صدر جماعت احمدیہ چھاڈہ سونگھڑہ } مکرم جمعدار خواجہ کمال الدین صاحب۔
وائس پریذیڈنٹ و سیکرٹری تعلیم } مکرم جمعدار جلال الدین صاحب
سیکرٹری مال۔ مکرم حوالدار محمد مستقیم صاحب
سیکرٹری امور عامہ۔ مکرم حوالدار عبد الستار صاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت } مکرم حوالدار حبیب خان صاحب

جماعت احمدیہ کالیکٹ (کیرالہ)

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کالیکٹ۔ مکرم اے پی کنجامو صاحب۔
جنرل سیکرٹری و سیکرٹری تعلیم و امور عامہ و بجٹ } مکرم سی حمزہ کویا صاحب بی۔اے

سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت و امام الصلوٰۃ } مکرم مولوی محمد یوسف صاحب
سیکرٹری تعلیم و سیکرٹری جائداد و اوراجی } مکرم کے احمد کنی صاحب
سیکرٹری مال و سیکرٹری وصایا } مکرم ٹی علی صاحب
سیکرٹری تحریک جدید و سیکرٹری وقف جدید } مکرم سی محمد کی محمد صاحب
محاسب۔ مکرم کے۔ وی۔ حق کویا صاحب
آڈیٹر۔ مکرم پی۔ ایم۔ احمد عیسیٰ صاحب بی۔ ایس۔ سی
سیکرٹری ضیافت۔ مکرم سی پی عبد اللہ کویا صاحب

جماعت احمدیہ النلور (کیرالہ)

پریذیڈنٹ۔ مکرم اے پیدو ماسٹر صاحب
سیکرٹری مال۔ مکرم کے۔ ایو شیا صاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت } مکرم پی محمد صاحب
سیکرٹری تعلیم۔ مکرم کے محمد کٹی صاحب
سیکرٹری ضیافت۔ مکرم دنالی صاحب
سیکرٹری تحریک جدید و سیکرٹری وقف جدید } مکرم افتخار الدین صاحب۔
امام الصلوٰۃ۔ مکرم کے محمد صاحب

جماعت احمدیہ مبشہ دار ضلع اننت ناگ (کشمیر)

صدر جماعت احمدیہ مبشہ دار۔ مکرم بابو جلال الدین شاہ صاحب

محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد

کا سپاسنامہ

گزشتہ ماہ مکرم صاحبزادہ صاحب حیدرآباد و سکندرآباد تشریف لے گئے اس موقعہ پر ہر دو مقامات کی مجالس خدام الاحمدیہ نے ایک مشترکہ استقبالیہ تقریب منعقد کی جس میں سپاسنامہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد مکرم یوسف حسین صاحب نے پڑھکر سنایا اس کے کچھ حصص پیشِ خدمت ہیں۔

— (ادارہ)

عالی مقام حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم جملہ اراکینِ خدام الاحمدیہ و افرادِ جماعت سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا بیحد شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے احمدیہ جوبلی ہال جیسی تاریخی عمارت کے سنگِ بنیاد کی تقریب کو آنمحترم کے وجود سے زینت بخشی اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے آنمحترم کے قرب کے نتیجہ میں ایک مرتبہ پھر آپ کے وجود سے برکت حاصل کرنے کا موقعہ پیدا کر دیا فالحمد للہ علیٰ ذالک ہم جملہ اراکینِ خدام الاحمدیہ اس مبارک موقعہ پر قلبی عقیدت اور مسرت و انبساط کے دلی جذبات کے ساتھ آنمحترم کو اور حضرت بیگم صاحبہ کو

اھلاً و سھلاً و مرحبا

کا ہدیہ پیش کرتے ہیں

حضرت صاحبزادہ صاحب! اللہ تعالیٰ نے آنمحترم کو خاندانی اعتبار سے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اہم ترین عہدوں پر فائز ہونے کے اعتبار سے جو ذاتی وجاہت بخشی ہے وہ سب کچھ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت اور اسلام اور احمدیت کی صداقت پر ایک عظیم الشان برہان ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جہاں اور اہم انقلابات کے متعلق اپنی مقدس وحی کے ذریعہ بغیارِ غیب کی خبروں سے اطلاع دی جو زمین کے کناروں تک وہ معجزانہ نشان دکھا رہی ہیں وہاں اللہ تعالیٰ نے حضور کے اہل و عیال اور نسل کو بھی عظیم الشان نشانات اور معجزات کا مصداق بنا دیا ہے۔

حضورؑ کی ساری اولاد جو نسلِ سیدہ ہے مبشر ہے جس کی بشارت اللہ تعالیٰ نے ان کی ولادت سے قبل ہی دے دی تھی۔ ان مبشر افراد کے ذریعہ سے اس نور کا آفاق تمام میں پھیل جانا جس نور کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک گمنام بستی قادیان میں لائے تھے ایک عظیم ترین معجزہ اور حق و باطل میں فیصلہ کر دینے والا فرقان نہیں تو اور کیا ہے؟ علاوہ ازیں پیشگوئی مصلح موعود کا اپنی تمام جزئیات کے ساتھ اظہر من الشمس ہو کر پورا ہو جانا اور مقدس نافلہ کا وعدہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مقدس وجود میں اس کا ایفاء یہ سب زندہ آسمانی نشانات ہیں۔

اس عظیم الشان خاندانی وجاہت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آنمحترم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی نمائندگی کرتے ہوئے ۱۹۴۷ء کے بعد اہم ترین مرکزی عہدوں پر فائز کر کے سلسلہ کی خدمات کا عظیم الشان موقع عطا فرمایا ہے۔ لہذا جس پہلو سے بھی دیکھیں ہمارے لئے آنمحترم کی تشریف آوری قابلِ افتخار اور بابرکت ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ آنمحترم اور جملہ افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صحت و تندرستی اور خدمتِ دین کی تائید و نصرت کی لمبی عمریں عطا فرمادے۔ اور ہر آن اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اور ہم سب کو اس مقدس خاندان کے ذریعہ سے نازل ہونے والی روحانی و جسمانی برکات سے مستفیض فرماتا رہے۔ آمین۔

حضرت صاحبزادہ صاحب! جماعت احمدیہ حیدرآباد ایک تاریخی جماعت ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی قائم ہو گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے صداقتِ احمدیت کے بڑے بڑے نشانات یہاں ظاہر فرمائے۔ بڑے مقابلے اور مباحثات یہاں ہوئے مخالفت کی آندھیاں چلیں جماعت احمدیہ کی مخالفت ۲، ۳ اقدامات ... کتاب شائع ہو چکا ہے اس سب سے خبیث کتاب اسی حیدرآباد میں شائع ہوئی اور یہی وہ مقام ہے جہاں سے احمدیہ مسجد تعمیر کرنے پر حکم امتناعی جاری ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو شروع سے ہی پُرعظمت افراد سے نوازا ہے حضرت میر محمد سعید صاحب حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب۔ حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب۔ حضرت سید بشارت احمد صاحب۔ حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب رضی اللہ عنہم یہ سب اللہ تعالیٰ کی راہ پر مردانہ وار قربانیاں دے کر اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچ چکے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

موجودہ امیر جماعت احمدیہ حضرت سیٹھ الحاج محمد معین الدین صاحب کو بھی اللہ تعالیٰ نے اخلاص اور خدمتِ سلسلہ کا ویسا ہی والہانہ جذبہ عطا فرمایا ہے۔ جس کا پُرعظمت مظاہرہ گزشتہ اکتوبر میں جبکہ کل آل انڈیا عظیم الشان احمدیہ کانفرنس اور زرکثیر سے تیار ہونے والی پُرشوکت احمدیہ مسجد کے افتتاح کی صورت میں ہوا۔ اور یہ افتتاح بھی آنمحترم کے دستِ مبارک سے ہی ہوا تھا فتبارک اللہ فی ما عیہ۔

حضرت صاحبزادہ صاحب! ہماری اس جماعت کو اس اعتبار سے بھی بڑی اہمیت حاصل ہے کہ وہ مقدس وجود جو الٰہی نوشتوں کے مطابق سخت ذہین و فہیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا گیا تھا وہ صاحبِ شکوہ و عظمت مصلح موعود جسے خدا کی رحمت و غیوری نے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا تھا اور خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا تھا اور خدا کا سایہ اس کے سر پر تھا۔ وہ جلد جلد بڑھا اور زمین کے کناروں تک الٰہی نوشتوں کے مطابق شہرت پا گیا۔ اس مقدس وجود کا ایک عظیم الشان نشان سرزمین حیدرآباد دکن کے وجود میں ظاہر ہوا۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ حیدرآباد دکن کے آخری نظام محترم کے لئے ایک عظیم الشان رؤیا کی بناء پر حضور نے ایک کتاب تصنیف فرمائی اور اس معرکۃ الآراء تصنیف کا نام تحفۃ الملوک رکھا۔ اس کے آغاز میں حضور نے فرمایا:-

"مجھے اس مکتوب کے لکھنے کی محرک ایک رؤیا ہوئی ہے اور چونکہ رؤیا کا پورا کرنا بھی مومن کا فرض ہے اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے عالمِ رؤیا میں جناب تک ایک امر کے پہنچانے کی جو تحریک فرمائی ہے عالمِ بیداری میں اس تحریک کو پورا کر دوں یہ مکتوب جو جناب کی رفعتِ شان اور تمام مخلوق کی بہتری کے خیال سے چھپوا کر جناب کی خدمت میں ارسال کیا گیا ہے اس خواب کا درج کرنا درست معلوم نہیں ہوتا۔ ہاں اس قدر عرض کرتا ہوں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے جناب کو اس سلسلہ کے متعلق ایک مبسوط تحریر کے ذریعہ واقف کیا ہے اور جو کچھ میں نے جناب کو رؤیا میں کہا ہے اس کا ایک حصہ جو مجھے یاد رہا ہے کچھ زوائد کے اس مکتوب کے ذریعہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں"۔

(تحفۃ الملوک صفحہ ۱)

اس تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ خواب محترم سابق نظام صاحب حیدرآباد دکن کے لئے منذر پہلو بھی رکھتا تھا۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے منذر خواب کو عموماً بیان کرنے سے منع فرمایا ہے اس لئے حضور نے اس پہلو کو بیان نہیں فرمایا جس میں انذار کیا گیا تھا۔ ...

...

اس پہلو کو مخفی رکھا ... زبانِ حضور ... سنایا

مبسوط اور پُر معارف مضمون تحریر فرمایا۔ جو صداقت احمدیت پر مشتمل ہے۔ اس تصنیف لطیف کے آخر پر حضور فرماتے ہیں کہ:۔

"اللہ تعالیٰ آپ کا سینہ کھول دے اور آپ کو میری باتوں پر غور کرنے کی توفیق دے۔ کیونکہ اس کے فضل کے سوا کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ میں نے ایک عظیم الشان جناب کو مخاطب کیا ہے اور میں یقین کرتا ہوں کہ مجھے تو علم نہیں دیا گیا ضرور ہے کہ جلد یا بدیر یہ تحریر عظیم الشان نتیجہ پیدا کرے گی جو اس ملک کی قسمت میں ایک حیرت انگیز تغیر پیدا کر دے گی"

(تحفۃ الملوک صفحہ ۱۱۲)

سنہ ۱۹۱۲ء میں یہ تصنیف رکھی گئی اور اسی سنہ میں ایک نیک نفس مخیر فرد حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب رضی اللہ عنہ نے احمدیت کو قبول کرنے کے بعد نہایت پُر عظمت مقام پر کھڑے ہو کر احمدیت کی خدمت شروع کر دی اور اس خدمت نے اس قدر جلد نتیجہ ظاہر ہو کر اور پہلے دن کے اعتبار سے آج ہر شخص اس عظیم الشان نشان کا مشاہدہ کر سکتا ہے کہ نسلاً بعد نسل آنے والی مملکت نظام حیدر آباد دکن کی نفرگی میں ختم ہو گئی۔ کہ اس کے ٹکڑے کر کے مختلف علاقوں میں شامل کر کے اس ملک کی قسمت میں ایک حیرت انگیز تغیر پیدا کر دیا ؎

خدا کے پاک بندوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

حضرت صاحبزادہ صاحب! جماعت ہائے احمدیہ حیدر آباد اور سکندر آباد جنوبی ہند کی ایک تاریخی اہم اور ایک بڑی جماعت ہے جسکو حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے جنوبی ہند کی جماعتوں کو ایک بہت بڑا اعزاز بخشا ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں بھی "نذر چندہ حیدر آباد" کے الفاظ موجود ہیں۔ ان حالات میں ہم لوگوں کی ذمہ داریاں بہت بڑھ جاتی ہیں۔ لہٰذا ہم سب آپ ہی عاجزی کے ساتھ درخواست کرتے ہیں۔ بالخصوص اراکین مجلس خدام الاحمدیہ آپ کی دعاؤں کی بے حد محتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان جملہ ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے اور جو ہم پر عائد ہوتی ہیں اور ہماری حقیر مساعی میں ذرہ میں

برکت رکھ دے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ جنوبی ہند کے احمدیوں کا اعزاز بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اگر جنوبی ہند کے احمدی اس ذمہ داری کو سمجھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ زمانہ کی تاریخ میں ان کے لئے بڑی جگہ محفوظ رکھی گئی ہے۔ وہ نہ صرف اپنے لئے اپنے خاندان کے لئے بلکہ اپنے ملک کے لئے بھی خزانوں کا بے انتہا ذخیرہ جمع کریں گے۔ اور تاریخ میں ان کا نام اسی گہری سیاہی سے لکھا جائے گا۔ جس کو کوئی مٹا نہیں سکے گا۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ . . . . پس اے دوستو! اٹھو اور اخلاص اور عملی اور علم میں ترقی کرو اور اپنا وہ حصہ جو خدا کی طرف سے آپ کے لئے مقدر ہے حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ کام بہت ہے اور ثواب بھی بہت ہے۔ لیکن کام کرنے والے تھوڑے ہیں مگر دل کو اس بات سے تسلی ہوتی ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:۔

کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ

بہت سی چھوٹی جماعتیں ایسی گذری ہیں جو بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آئی ہیں۔ پس اپنی تعداد کو نہ دیکھو اپنے ایمان اور خدا کے ارادے کو دیکھو مومن کا ایمان اور خدا کا ارادہ لاکھوں کی تعداد پر بھی غالب آجاتا ہے۔ فتح آپ کے لئے مقدر ہے نصرت آپ کے گھر کی لونڈی بننے والی ہے۔ لڑائی جھگڑے اور بد دلیوں کو چھوڑ دو۔ دلیری سے آگے بڑھو اور خدا کے نور کو قبول کرو۔ اور سیسہ پگھلائی ہوئی دیوار کی طرح ایک دوسرے کے دوش بدوش کھڑے ہو کر لڑو"

بالآخر حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاکیزہ روح پرور اور اہم ارشادات کو احسن رنگ میں عملی جامہ پہنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری حقیر پیشانیوں کو جو ہماری حقیر مساعی کو بابرکت و بارآور کر دے۔ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سایہ ہم سب کے سروں پر قائم رہے۔ آمین یا رب العالمین

والسلام

ہم ہیں مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین
حیدر آباد و سکندر آباد۔

کلکتہ شہر میں اہتمام یوم التبلیغ

اس سال مرکز کی طرف سے سال میں دو بار "یوم التبلیغ" منانے کی ہدایت تھی جس کے مدنظر موسم و مقامی حالات کا لحاظ رکھتے ہوئے ۲۲ اگست کو یوم التبلیغ منانے کا فیصلہ ہوا۔ مورخہ ۲۰ اگست کو جمعہ میں مکرم حکیم محمد الدین صاحب مبلغ مقامی نے اعلان کیا کہ آج ہی اس پروگرام کو مرتب کر لیا جائے اور گروپس بنائے جائیں۔ ہفتہ کے دن تمام احباب سے فرداً فرداً مل کر انہیں اس پروگرام کو کامیاب بنانے کی تلقین کی جائے۔ چنانچہ بفضل خدا اسی طرح کام شروع کیا گیا۔ اور تمام احباب کو تاکید کی گئی کہ ۲۲ اگست کو ۵ بجے صبح مسجد احمدیہ کلکتہ میں پہنچ جائیں۔ حسب پروگرام احباب جماعت مسجد میں جمع ہو گئے۔ مسجد میں خاکسار نے جملہ احباب کو اکیس (۲۱) گروپس میں تقسیم کر دیا۔ اور گروپ لیڈروں کو ہدایت کر دی کہ ان کے گروپ میں جو افراد کسی وجہ سے شامل نہیں ہو سکے۔ ان کا فرض ہو گا کہ باقی ممبران کو بھی جہاں تک ممکن ہو ساتھ لے کر تبلیغ کریں۔ چنانچہ مختلف زبانوں میں مناسب لٹریچر بھی گروپ لیڈروں کو دیا گیا۔ اس کے بعد مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ مقامی نے تمام گروپ لیڈروں اور ان کے ساتھ تبلیغ میں حصہ لینے والے افراد کو جماعت احمدیہ کی تعلیم کے مطابق یوم التبلیغ منانے کے لئے ضروری ہدایات دیں کہ ہم میں سے ہر فرد دعائیں کرتے ہوئے۔ دردمند دل لے کر اپنے عزیزوں۔ رشتہ داروں۔ دوست احباب ہمسایوں اور شرفاء میں تبلیغ کے لئے روانہ ہو۔ کیسے ہی مواقع کیوں نہ پیش آئیں۔ ہر فرد کو اپنے مقتدی امام کی تعلیم سے

گالیاں سن کے دعا دو پاکے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

کو ہر حال میں مدنظر رکھ کر پیغام حق پہنچانا چاہئے۔ سارا دن اس محبوب مشغلے میں گذارنے کے بعد تمام گروپ لیڈروں کا فرض ہو گا کہ نماز مغرب کے وقت اپنی اپنی کارگزاری کی رپورٹیں احمدیہ مسجد میں پہنچا دیں۔ چنانچہ اجتماعی دعا کے بعد سب کو تبلیغ کے لئے روانہ کیا گیا۔ ان گروپس کے علاوہ بعض احباب انفرادی رنگ میں بھی فریضہ تبلیغ انجام دیتے رہے۔ نماز مغرب کے وقت متعدد احباب اپنی رپورٹیں لئے مسجد میں موجود تھے۔ چنانچہ خاکسار نے ان سے رپورٹیں حاصل کیں۔ جن کے مطالعہ سے علم ہوا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت کے احباب نے مرکز کے منشاء کے مطابق یہ دن بسر کیا۔ اور متعدد غیر احمدی غیر مسلم مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والوں کو پیغام حق پہنچایا۔ زبانی بھی بذریعہ لٹریچر بھی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جن افراد نے ہم سے ربط رکھنے یا مزید معلومات حاصل کرنے یا مطالعہ کے لئے لٹریچر مطالبہ کیا۔ ان کے ایڈریس بھی نوٹ کر لئے گئے ہیں۔ انشاء اللہ ایسے متلاشیان حق کو ضروری لٹریچر بھی پہنچایا جائے گا۔ اور جو ہم سے زبانی معلومات حاصل کرنے کے متمنی ہیں ان کی زبانی تبلیغ بھی کی جائے گی۔ وباللہ التوفیق۔۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے تمام افراد کو ہمیشہ اس فریضہ کی کما حقہ بجا آوری کی توفیق بخشے۔ اور اس کام میں تعاون کرنے والوں کو اجر عظیم عطا فرماتے آمین۔

خاکسار اسٹر مشرق علی ایم۔ اے سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کلکتہ

ایک ضروری تصحیح

نظارت ہذا کی طرف سے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی ادائیگی کرنے والے احباب کی جو فہرست بدر ۱۷ جون ۱۹۷۱ء میں شائع ہوئی تھی اس میں مکرم ایم زیڈ دین صاحب چینگاڈی کے نام کے سامنے وصولی -/۵۰۰ روپیہ غلطی سے شائع ہو گیا ہے۔ دراصل ان کی طرف سے -/۲۰۰ روپیہ وصولی ہوئی ہے۔

مکرم ایم زیڈ دین صاحب چینگاڈی نے ایک رقم -/۵۰۰ روپیہ کی ارسال فرمائی تھی جو مکرم سی کے علوی صاحب پینگ پوریم کی طرف سے تھی۔ مکرم سی کے علوی صاحب کا وعدہ -/۲۰۰۰ روپیہ کا ہے جس میں سے -/۵۰۰ وصول ہو چکے ہیں

نظارت ہذا اس غلط اشاعت پر معذرت خواہ ہے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

بائیبل اور خدا کے اکلوتے بیٹے کے فیصلوں سے مسیحیوں کی لاپرواہی

انسان کے آسمان پر اُٹھائے جانے اور اُترنے سے مراد

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیان نائب ناظر تالیف قادیان

(۱) بائیبل پیدائش ۵: ۲۴ میں لکھا ہے کہ "حنوک خدا کے ساتھ چلتا رہا اور وہ غائب ہو گیا۔ کیونکہ خدا نے اُسے اُٹھا لیا۔"

(۲) بائیبل ۲ سلاطین ۲: ۱۱ میں لکھا ہے کہ

(الف) "ایلیاہ بگولے میں آسمان پر چلا گیا"

(ب) ملاکی نبی کی کتاب میں لکھا ہے کہ "دیکھو خداوند کے ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیاہ نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا۔" (۴: ۵)

(۳) نئے عہدنامہ عبرانیوں کے خط ۱۱: ۵ میں لکھا ہے کہ

"ایمان ہی سے حنوک اُٹھا لیا گیا تاکہ موت کو نہ دیکھے اور چونکہ خدا نے اسے اُٹھا لیا تھا اس لئے اس کا پتہ نہ ملا۔"

(۴) مسیح کے متعلق نئے عہدنامہ میں جو لکھا ہے کہ جب

(الف) "وہ اُن کے دیکھتے دیکھتے اوپر اُٹھا لیا گیا اور بدلی نے اسے ان کی نظروں سے چھپا لیا۔" (رسولوں کے اعمال ۱: ۹)

(ب) "یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھا لیا گیا ہے اسی طرح پھر آئے گا جس طرح تم نے اسے آسمان پر جاتے دیکھا۔" (ایضاً ۱: ۱۱)

حضرت مسیح کا فیصلہ

اب ذرا حضرت مسیح کا فیصلہ سنیں لکھا ہے "اُنہوں نے یحییٰ کو ایلیا قرار دیدیا۔" (متی ۱۱: ۱۳-۱۴ / ۱۷: ۱۰ تا ۱۲)

اور یوحنا کا فیصلہ یہ ہے کہ "آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوا اس کے جو آسمان سے اُترا یعنی ابن آدم جو آسمان میں ہے۔" (یوحنا ۳: ۱۳)

حضرت مسیح کے علاوہ خود یوحنا نے تسلیم کیا ہے کہ آسمان پر کوئی نہیں چڑھا۔ انہوں نے جسمانی صعود کو غلط قرار دیا ہے۔

باقی رہا یوحنا کا یہ کہنا کہ جو آسمان سے اُترا ہے صرف وہی آسمان میں ہے یعنی مسیح تو اس کا یہ خیال باطل ہے کیونکہ مسیح بھی ایلیاہ اور حنوک کی طرح آسمان سے نہ آیا تھا بلکہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ پس اگر وہ دونوں آسمان پر اُس کے نزدیک نہیں چڑھے تو مسیح کیسے چڑھ سکتا تھا۔

جیسا اس کا آسمان پر چڑھ جانا اس کی آمد کے مقصد عظیم کے خلاف بھی تھا جیسا کہ اُس نے خود بتایا تھا کہ کھوئی ہوئی بھیڑوں کو ابھی خدا کی طرف لانا تھا۔

دراصل بات یہ ہے کہ عیسائی بھائیوں نے مسیح کا آسمان پر جسم خاکی کے ساتھ چڑھنا خلاف بائیبل و خلاف فیصلہ مسیح مانا ہے۔ رسالہ ... اپریل جون ... میں تسلیم کیا گیا ہے کہ "خداوند یسوع نے کہا کہ آسمان پر کوئی نہیں چڑھا۔" (کالم ۲)

(ب) سوال یہ ہے کہ جب مسیح کا یہ فیصلہ ہے تو وہ خود کس طرح آسمان پر چڑھ گیا۔ یہ تو اسکے متی میں درج فیصلہ کے خلاف ہے۔

حضرت مسیح نے تو اپنے متعلق صرف اسقدر فرمایا تھا کہ میں "اپنے بھیجنے والے کے پاس چلا جاؤں گا۔" (یوحنا ۷: ۳۳)

یہ تو سب کو معلوم ہی ہے کہ خدا ہر جگہ موجود ہے نہ کہ صرف آسمان پر۔ یہی ان کی مراد صرف اسی قدر تھی کہ میں یہاں سے چلا جاؤں گا اور کسی اور جگہ اس کی حفاظت میں رہوں گا۔ یہ زبان کا محاورہ ہے۔ اس لئے اسے محاورہ کی زبان میں دیکھنا چاہیئے۔ قرآن کریم میں بھی یہ محاورہ موجود ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا انی ذاهب الی ربی کہ میں اپنے رب کے پاس جانے والا ہوں۔ دوسری جگہ ہے انی مهاجر الی ربی کہ میں عراق سے ہجرت کر کے ملک کنعان میں جانے والا ہوں۔ یہی مراد حضرت مسیح کی بھی تھی۔ محاورات چھوڑنا زبان اور اپنی جان پر ظلم کرنا ہے۔

اگر بالفرض حضرت مسیح نے یہی کہا ہو کہ میں آسمان پر چلا جاؤں گا اور آسمان سے آؤں گا تو بھی اس سے مراد اس نفوذ پر مشتمل ہے کہ میں یہاں سے بھیجا گیا ایلیاہ کی طرح کسی محفوظ جگہ چلا جاؤں گا اور پھر میری دوبارہ آمد اسی طرح میرے مثیل کے رنگ میں ہوگی جس طرح یحییٰ کی بعثت بطور مثیل ایلیاہ ہوئی ہے۔

نا معلوم ہمارے عیسائی بھائیوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ حضرت مسیح جیسے اپنے خدا کے اکلوتے بیٹے کا یہ بھی فیصلہ کیوں تسلیم نہیں کرتے اور وہ کیوں نہیں سوچتے کہ اس فیصلے کو نہ ماننے سے لازم آتا ہے کہ مسیح کے آنے سے قبل ایلیاہ نبی آسمان سے اُترتا اور جبتک وہ نہ اُترتا کوئی صادق مسیح نہیں آسکتا تھا۔ اور اس طرح مسیح کا کاذب ہونا لازم آتا ہے۔ افسوس ہے کہ کوئی عیسائی پادری اس بات پر دیانتداری سے غور نہیں کرتا اور غیر شعوری طور پر مسیح کو کاذب قرار دے لیا جاتا ہے۔ جو کہ یہود کی ہمنوائی ہے۔ نزول مسیح کو نزول ایلیاہ کی سطح پر دیکھنا چاہیئے۔

بائیبل کے محاورات

کسی انسان کا آسمان پر جانا یا خدا کے سایہ یا دہنے یا گود میں بیٹھنا

(۱) حضرت داؤد کی دعا کہ "مجھے اپنے پروں کے سایہ میں چھپا لے ان شریروں سے جو مجھ پر ظلم کرتے ہیں۔" (زبور ۱۷: ۸-۹)

(۲) "تو میرے چھپنے کی جگہ ہے تو مجھے دکھ سے بچائے رکھیگا۔" (زبور ۳۲: ۷)

(۳) "میں نے خداوند کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھا ہے چونکہ وہ میرے دہنے ہاتھ ہے۔ اسلئے مجھے جنبش نہ ہوگی۔" (زبور ۱۶: ۸)

(۴) بنی اسرائیل کی قوم جو اسرائیل کہلاتی ہے کے متعلق لکھا ہے کہ خدا نے اس کے متعلق فرمایا:۔

"جب اسرائیل ابھی بچہ ہی تھا۔ ... میں نے بنی افرائیم کو چلنا سکھایا۔ میں نے ان کو گود میں اُٹھایا لیکن اُنہوں نے نہ جانا۔" (ہوسیع ۱۱: ۳)

(۵) خدا نے فرمایا تھا کہ "خداوند تمہارا خدا جو تمہارے آگے آگے چلتا ہے وہی تمہاری طرف سے جنگ کرے گا جیسے اس نے تمہاری خاطر مصر میں تمہاری آنکھوں کے سامنے سب کچھ کیا۔ اور بیابان میں بھی تو نے یہی دیکھا کہ جس طرح انسان اپنے بیٹے کو اُٹھائے ہوئے چلتا ہے اسی طرح خداوند تیرا خدا تیرے اس پہنچنے تک سارے راستے جہاں جہاں تم گئے تم کو اُٹھائے رہا۔" (استثنا ۱: ۳۰-۳۱)

اس میں مصر سے بنی اسرائیل کو زمین پر چلا کر لانے کو اپنی گود میں اُٹھا کر لانا قرار دیا ہے۔

(۶) اسی خروج بنی اسرائیل کو عقاب کے پروں پر اُٹھا کر لانا بھی قرار دیا ہے لکھا ہے۔

"تم نے دیکھا کہ میں نے مصریوں سے کیا کیا اور تم کو گویا عقاب کے پروں پر بٹھا کر اپنے پاس لے آیا۔" (خروج ۱۹: ۴)

عیسائی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ خدا فرماتا ہے کہ میں ان کو عقاب کے پروں پر لاد کر مصر سے "اپنے پاس" لے آیا "کیا وہ ان کو بھی آسمان پر لے گیا تھا۔ ظاہر ہے کہ اس کا آسمان سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ مراد صرف سہولت اور حفاظت سے لانا ہے "اپنے پاس" کا محاورہ قابل توجہ ہے۔

(۷) زبردست لوگوں کا اُٹھایا جانا ہے۔ لکھا ہے:۔

"زبردست لوگ بغیر ہاتھ لگائے اُٹھائے جاتے ہیں۔ کیونکہ اس کی آنکھیں آدمی کی راہوں پر لگی ہیں۔" (ایوب ۳۴: ۲۰)

اسی کا نام عربی میں رفع الی اللہ ہے۔

(۸) پھر لکھا ہے کہ

"اے یعقوب کے گھرانے اور اے اسرائیل کے گھر کے سب باقی ماندہ لوگو جن کو بطن ہی سے میں نے اُٹھایا اور جن کو رحم ہی سے میں نے گود میں لیا میری سنو۔" (یسعیاہ ۴۶: ۳)

(۹) رُوت عورت کے متعلق لکھا ہے کہ

"خداوند اسرائیل کے خدا کی طرف

ہے جس کے پروں کے نیچے تو
پناہ لینے آئی ہے تجھ کو پورا
اجر ملے "
(روت ۲ : ۱۲)

اس سے ظاہر ہے کہ جس طرح خدا کے پر
زمین پر بھی ہیں اس کا دہنہ ا دگ دبھی زمین
پر موجود ہے پھر کسی کے آسمان پر جانے کی
کیا ضرورت ہے؟

(۱۰) فلیپس کے اٹھائے جانے کے بارے میں
لکھا ہے کہ

"جب وہ پانی میں سے نکل کر اوپر
آئے تو خداوند کا روح فلپس کو اٹھا
لے گیا اور خوجہ نے اسے پھر نہ
دیکھا کیونکہ وہ خوشی کرتا ہوا چلا گیا
اور فلپس اشدود میں آ نکلا "
(اعمال ۸ : ۳۹ - ۴۰)

ان حوالجات میں بیان کردہ محاورات سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اٹھایا جانا یہ معنی ہرگز نہیں رکھتا کہ کوئی شخص جسم خاکی سمیت آسمان پر چڑھ جاتا ہے اور پھر وہاں سے اسی طرح دوبارہ آیا کرتا ہے۔ ہمارے عیسائی بھائی بائیبل اور خدا کے اکلوتے بیٹے کا فیصلہ نہیں مانتے۔ اور دعویٰ ہے کہ ہم نے بائیبل کو ساری دنیا میں پھیلا دیا اور بارہ تیرہ سو زبانوں میں اس کے تراجم کر کے شائع کر دیئے ہیں۔ لیکن ان کو اس سے کیا فائدہ ہے جبکہ وہ لاپرواہی سے اسکے فیصلہ کو پس پشت پھینک دیتے ہیں

گزشتہ دنوں ہمارے بعض مضامین بدر میں نکلے تو مدیر "ضیا" نے اُن کے جواب میں غیر متعلق امور کا ذکر کرکے اپنی طرف سے سمجھ لیا کہ انہوں نے ان کا اچھی طرح رد کر دیا ہے۔ اس کے بعد اخبار بدر کے کسی نوٹ پر انہوں نے مناظرہ یا بالمقابل اخبار کے ذریعہ سے مضامین لکھنے کا اظہار و مطالبہ کیا۔ ہماری طرف سے ان کو یہ جواب دیا گیا کہ اخبار بدر میں ہمارے مضامین نکلتے رہتے ہیں آپ بھی اپنے رسالہ میں ان کا جواب دے دیا کریں۔ اب یہ مضمون بدر میں دیا گیا ہے ہم ان سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ طعن و تشنیع سے الگ رہ کر سنجیدگی سے ان امور پر غور کر کے جواب شائع کریں ہم بھی ان کے جواب پر سنجیدگی سے غور کر کے حق کی تائید کریں گے۔ گول مول اور غیر متعلقہ باتوں سے اجتناب ضروری ہے۔

خاکسار
محمد ابراہیم قادیانی
۲۰/۸/۷۱

اذکروا موتاکم بالخیر

الحاج خانبہادر مکرم مولوی محمد خان صاحب آف کیرنگ کا ذکر خیر

افسوس! کہ محترم خان بہادر محمد خان صاحب مورخہ ۱۹ء بروز جمعرات اس دار فانی کو چھوڑ کر اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خاکسار کے زمانہ قیام کیرنگ میں مرحوم نے اپنے کچھ حالات خاکسار کو سنائے تھے جن کو خاکسار نے اسی وقت قلم بند کر لیا تھا۔ چونکہ حالات دلچسپ اور ایمان افروز ہیں اسلئے ہدیۂ ناظرین کرتے ہوئے مرحوم کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

مرحوم نے قبول احمدیت کی داستان سناتے ہوئے بیان کیا تھا کہ جب وہ خوردہ ہائی اسکول کے جماعت پنجم میں تعلیم پا رہے تھے تو احمدیت کی طرف رغبت پیدا ہوئی اور خود ہی بیعت کا خط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں لکھ دیا یہ ۱۹۰۶ء کا زمانہ تھا۔ انکے والد جو غیر احمدی تھے انہوں نے سمجھا کہ مولوی سید غلام صفدر صاحب احمدی مرحوم اور مولوی سید ضیاء الدین صاحب احمدی مرحوم جو سونگھڑہ کے تھے اور اتفاق سے ان دنوں خوردہ ہی میں بسلسلہ ملازمت مقیم تھے انہوں نے میرے بیٹے کو سکھلا کر احمدی بنا لیا ہے۔ اس بنا پر انہوں نے کورٹ میں مقدمہ دائر کر دیا۔ غیر احمدیوں نے بھی ان کے والد کو ورغلایا کہ تمہارا بیٹا قادیانی ہو گیا ہے اب اس کا تمہاری جائداد میں کوئی حق نہیں ہے اسلام سے مرتد ہو گیا ہے لہٰذا اس کو گھر سے نکال دو وغیرہ۔

مرحوم بیان کرتے تھے کہ ایک دن میں گھر میں کھانا کھا رہا تھا کہ میرے والد غصے میں آئے۔ کہنے لگے کہ تو میرے گھر میں کھانا کیوں کھا رہا ہے۔ علماء نے فتویٰ دے دیا ہے کہ تو کافر ہے اور دائرۂ اسلام سے خارج ہو گیا ہے اب تیرا مجھ پر کوئی حق نہیں ابھی میرے گھر سے نکل جاؤ ورنہ بری طرح پیش آؤں گا۔

مرحوم نے بیان کیا کہ میں فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ آپ کا گھر آپ کو مبارک ہو آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے میں آپ کے گھر سے نکل جاتا ہوں مگر میں احمدیت سے کبھی بھی نہیں نکل سکتا۔ اگر احمدیت سچی ہے تو وہی میرا انتظام کرے گا۔ چنانچہ مرحوم نے بیان کیا ایک جوش میں تیز مکان سے نکلنے کو تو نکل آیا مگر باہر آکر سوچا کہ آخر جاؤں تو کہاں جاؤں یکایک دل میں خیال پیدا ہوا کہ باپ نے تو گھر سے نکال دیا ہے چلو اب خدا ہی کے گھر کو چلا جاتا ہوں یعنی مسجد جامع مسجد کو چلا گیا ان دنوں مولوی سید رسول بخش صاحب احمدی

مرحوم سونگھڑہ کی مسجد میں پیش امام تھے۔ کیونکہ اس وقت گاؤں کی اکثریت احمدیت قبول کر چکی تھی اور مسجد احمدیوں کے قبضہ میں ہی تھی الغرض جب میں مسجد میں پہنچا تو مولوی سید رسول بخش صاحب مرحوم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہنے لگے رات میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ تو دوڑ کر میرے پاس آ گیا ہے۔ کیا بات ہے پھر چہرہ پر نظر ڈال کر کہنے لگے کہ کیا کوئی حادثہ ہو گیا ہے۔ اس پر میں نے واقعہ سنایا۔ مولوی صاحب مرحوم نے مجھے تسلی دی اور اپنے پاس مہمان رکھا۔ دو دن کے بعد میں خوردہ ہوسٹل کو چلا آیا۔ والد صاحب نے روپیہ پیسہ دینا بند کر دیا۔ مگر گاؤں والوں نے مولوی سید رسول بخش صاحب کی کوشش سے میرے تعلیمی اخراجات کو برداشت کیا۔ جو بعد میں مرحوم نے ادا بھی کر دیا۔ مرحوم بیان کرتے تھے کہ والد صاحب تو ان دنوں ایک پیسہ نہ دیتے تھے۔ البتہ گاؤں والوں کی امداد اور والدہ کی دلجوئی شامل حال رہی اور تعلیم کا سلسلہ جاری رہا۔ ادھر والد صاحب نے جو مقدمہ دائر کر رکھا تھا اس کی انکوائری کے لئے سب ڈویژنل آفیسر آف خوردہ آئے اور مجھے بلایا گیا۔ آفیسر صاحب نے مجھ سے دریافت کیا کہ تم کس کے سکھانے پر احمدی ہوئے ہو؟ میں نے جواب دیا کہ مذہب کا تعلق دل سے ہے میں نے امام مہدی کو سچا سمجھ کر مان لیا ہے۔ میرے والد بلاوجہ دوسروں کو بدنام کر رہے ہیں۔ اس پر ایس۔ ڈی۔ او نے کہا کہ تم ابھی بچے ہو تمہیں مذہب کے معاملہ میں فی الحال دخل نہ دینا چاہیئے۔ بلوغت تک تم کو اپنے باپ کے مذہب پر رہنا پڑے گا۔ اس کے بعد تم جو چاہو کرو ابھی تمہاری تعلیم کا زمانہ ہے باپ کو خوش رکھ کر تعلیم کو مکمل کر دو۔ اس کے بعد تم خود صاحب رائے ہو گے۔

اس موقعہ پر بعض لوگوں نے مشورہ دیا کہ تم اندر سے بیشک احمدی رہو اور ظاہری طور پر ایس۔ ڈی۔ او کا حکم مان لو تو مرحوم نے کہا کہ تم لوگ مجھ کو منافق بنانا چاہتے ہو میں احمدیت سے تائب نہیں ہو سکتا۔ والد صاحب نے جب مجھے احمدیت پر راسخ دیکھا تو پیار و محبت سے سمجھانے لگے اب تعلیمی اخراجات بھی دینے لگے اور گھر میں داخل کی بھی اجازت مل گئی۔

مرحوم نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میرے والد نے ایک مولوی کو بلایا اور کہا کہ تم سے ملحقہ دیہات سرداپور کے تمام غیر احمدی بھی

اس ملا کے ساتھ آئے تاکہ مجھ کو مرتد کیا جائے اور جامع مسجد احمدیہ کیرنگ کو اپنے قبضہ میں کر لیا جائے۔ مسجد کے متولی میرے باپ تھے چونکہ کیرنگ کی اکثریت احمدیت قبول کر چکی تھی اور میں بھی احمدی ہو چکا تھا۔ اسلئے غیر احمدی مسجد کو اپنے قبضہ میں نہیں رکھ سکتے تھے۔ اب جتھا بندی کر کے ہزاروں کی تعداد میں یہ لوگ آ گئے تاکہ اپنی طاقت کے بل بوتے پر مسجد احمدیوں سے چھین لیں یہ جتھا مولوی ابوالفرح کی سرکردگی میں جو ان دنوں میں اڑیسہ میں غیر احمدیوں کا بڑا مولوی کہلاتا تھا بڑے کر و فر کے ساتھ پولیس کی معیت میں ہمارے گاؤں میں داخل ہوا۔ اور منادی کرا دی کہ آج مولینا ابوالفرح صاحب کا وعظ جامع مسجد کیرنگ میں ہوگا۔ وقت مقررہ پر یہ ہجوم جامع مسجد احمدیہ کی طرف بڑھتا ہوا چلا آیا اور ہم نے بھی کسی کو نہیں روکا۔ جب یہ جم غفیر مسجد میں پہنچ گیا تو مولوی ابوالفرح صاحب کا دھواں دھار وعظ ۱½ گھنٹہ تک ہوا۔ وعظ کیا تھا احمدیت کے خلاف اعتراضات تھے۔ ہم تمام احمدی ایک طرف بیٹھے ان کی تقریر سنتے رہے۔ مرحوم بتاتے تھے کہ جب غیر احمدی مولوی صاحب بیٹھ گئے تو میں نے پولیس افسر سے کہا کہ مولوی صاحب تقریر کر چکے ہیں انہوں نے ہمارے خلاف بہت کچھ اعتراضات کئے ہیں جن کا جواب دینا ہمارا فرض ہے اس لئے اب میں جواب دینے کھڑا ہوتا ہوں۔ مولوی صاحب سے کہدیں کہ جس اطمینان کے ساتھ ہم بیٹھ کر ان کی تقریر سنتے رہے ہیں وہ بھی اطمینان کے ساتھ بیٹھ کر ہماری تقریر سنیں۔ مرحوم اس وقت بی۔ اے میں پڑھتے تھے۔ اتفاق سے مولوی ابوالفرح صاحب نے جو اعتراضات کئے ہوئے تھے ان کے تمام جوابات اسی ماہ کے ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہوئے تھے۔ یہ بھی ایک خدائی تصرف تھا۔ مرحوم نے جب اس پرچہ کی مدد سے جواب دیئے۔ مولوی صاحب گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے ہم ان کی تقریر سننا نہیں چاہتے۔ مرحوم نے کہا کہ اگر آپ ہماری باتیں نہیں سننا چاہتے تو سنانے کیوں آئے تھے۔ جو آپ کو سننا ہوگا چنانچہ مولوی صاحب بادل ناخواستہ بیٹھ گئے۔ پھر جب انکے

گئے۔ چند اعتراضات کے جوابات دیئے گئے۔ تو مولوی صاحب سے رہا نہ گیا اُٹھ کر کہنے لگے اب ہم مزید سننا نہیں چاہتے مرحوم کہتے تھے کہ جب مولوی صاحب نے دوسری دفعہ کھڑے ہو کر میری تقریر کو بند کرنا چاہا تو میں نے جھڑک کر بڑے زور دار لہجہ میں کہا کہ آپ میری تقریر کو بند کرنے والے ہوتے کون ہیں آپ ہمارے گاؤں میں آئے ہیں ہماری شرافت ہے کہ ہم نے آپ کو مسجد میں تقریر کرنے کی اجازت دی خاموش ہو کر بیٹھ جائیں آپ کو میں جانے نہ دوں گا جب تک آپ کے کئے ہوئے تمام اعتراضات کا جواب نہ دے دوں۔ اس پر دونوں طرف سے بڑا شور و شر ہوا۔ جس پر بڑی مشکل سے قابو پایا گیا۔ مرحوم نے پولیس آفیسر سے مخاطب ہو کر کہا کہ دیکھئے یہ مولوی صاحب ایک فوج لے کر آئے ہیں تا کہ ہمارے گاؤں میں فتنہ و فساد کروانے کی غرض سے کھڑے ہو جاتے ہیں اس پر پولیس افسروں نے مولوی صاحب کو ڈانٹ بتائی کہ یہ تو کوئی شرافت نہیں یہ آداب مجلس کے خلاف بھی ہے اگر آپ کو ان کی تقریر سننی منظور نہ تھی تو خود کیوں تقریر کر کے کھڑے ہو گئے تھے اب انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ ان کی بات بھی سن لیں ورنہ قانونی گرفت میں آ جائیں گے۔ کیونکہ آپ ایک جتھا لے کر دوسرے گاؤں میں آئے ہوئے ہیں۔ اس پر مولوی صاحب کو خاموشی سے سارا جواب سننا پڑا۔

مرحوم بیان کرتے تھے کہ جب کٹک کالج میں وہ بی۔ اے میں تعلیم پا رہے تھے تو انہیں قادیان کی زیارت کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ اپنے جیب خرچ سے کچھ پیسے پس انداز کرتے گئے جب ان کے پاس چالیس روپے ہو گئے تو تعطیل کے ایام میں قادیان روانہ ہو گئے یہ ۱۹۱۱ء یا ۱۹۱۲ء کا زمانہ تھا قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے دستی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔

مرحوم اپنا ایک واقعہ بڑا لطف لے لے کر بیان کیا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ہمارے چند معزز غیر احمدی رشتہ دار ہمارے گھر آئے اور کھانے کے وقت دسترخوان پر میں بھی جا کر بیٹھ گیا ان غیر احمدیوں نے کہا کہ ہم اس قادیانی کے ساتھ کھانا نہیں کھائیں گے کیونکہ یہ ملاسحیبو کی ذات ہو گیا ہے ویسے ہم بڑے ہیں اور سردار ہیں۔ واضح ہو کہ مرحوم کا خاندان کیرنگ کے سردار کہلاتے ہیں یہ لقب کسی بادشاہ کے زمانہ میں اس خاندان کو ملا تھا۔ جب جب انہوں نے معمولی ذات کا طعنہ دے کر کھانا کھانے سے انکار کر دیا تو مجھے بھی جوش آ گیا اور میں نے کہا تم لوگ نہیں مرو گے جب تک اللہ تعالیٰ مجھے بڑا کر کے تم کو نہ دکھا دے اور یہ اس بات کی دلیل ہو گی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعویٰ میں صادق ہیں کیونکہ نبیوں پر ایمان لانے والے دنیا کی نظر میں چھوٹے ہوتے ہوئے بھی پھر بڑے ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ان رشتہ داروں کی زندگی میں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو سب ڈویژنل آفیسر بنایا اور پھر ضلع کلکٹر کے عہدے پر فائز کیا۔ الحمد للہ۔

مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ اپنے آفس روم میں مصلیٰ رکھا ہوا ہوتا تھا جب نماز کا وقت ہو جاتا تو آفس کے تمام کام کو ملتوی کر کے نماز ادا کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو حج کا فریضہ بھی ادا کرنے کی توفیق دی۔ بات یوں ہوئی کہ ۱۹۶۲ء میں جب خاکسار تبدیل ہو کر کیرنگ آیا تو مرحوم حج کے لئے تحریک کی۔ کہنے لگے پہلے ہی سے میرا خیال ہے مگر کیا کروں ایک ضعیفی دوسرے تنہا سفر کرنے سے گھبراتا ہوں۔ آپ مولوی شیخ طاہر الدین صاحب کو تحریک کریں اگر وہ بھی حج کے لئے ساتھ جاتے تو اچھا ہوتا۔ مولوی شیخ طاہر الدین صاحب ہر دینی کام میں پیش پیش رہا کرتے تھے خاکسار نے ان کو تحریک کیا۔ شیخ صاحب مرحوم کہنے لگے کہ خواہش تو بڑی ہے مگر بلڈ پریشر کے باعث مجبور ہوں۔ جب خاکسار نے خان بہادر سے شیخ صاحب کی مجبوری کا ذکر کیا تو کہنے لگے ٹھیک ہے اب حج کے لئے درخواست دے دیتا ہوں۔ چنانچہ اسی سال اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو حج کی توفیق بھی دے دی۔ الحمد للہ۔

مرحوم بڑے منکسر المزاج صابر اور جذبات پر قابو پانے والے انسان تھے خاکسار سے انتہائی پیار و محبت کیا کرتے تھے۔ جب خاکسار بیمار ہو جاتا تو بیمار پرسی کے لئے دو دو گھنٹے آ جاتے گھنٹوں بیٹھ کر بیمار پرسی کرتے رہتے تحفے تحائف بھی بھیجا کرتے۔ جب خاکسار کا کیرنگ سے سونگھڑہ تبادلہ ہو گیا تو بڑے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے فرمانے لگے مرکز کے حکم پر مجبوری ہے ورنہ آپ کو چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا وغیرہ وغیرہ

مرحوم نے اپنے پیچھے دو لڑکے تین لڑکیاں متعدد نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں چھوڑ کر سفرِ آخرت اختیار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور پس ماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔

آپ کے چھوٹے صاحبزادے مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔ ایک با اخلاق اور جوشیلے احمدی نوجوان ہیں۔ ان دنوں کلکتہ کے امریکن فارم میں اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں۔ دعا ہے کہ مولیٰ کریم ان تمام امور کو احمدیت کا فدائی و شیدائی بنائے۔ اور احمدیت کے کار سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار
سید محمد موسیٰ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
متعین سونگھڑہ

باغ بہشتی مقبرہ میں ایک رُوحانی مجلس

اور

ذکرِ حبیب علیہ السلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طریق مبارک تھا کہ اصحاب کے ہمراہ سیر کیلئے قادیان سے باہر مختلف جہات کی طرف تشریف لیجایا کرتے تھے۔ اور اکثر اپنے باغ میں بھی تشریف لیجاتے تھے جہاں اصحاب تشریف فرما ہوتے اور حضور علیہ السلام ان میں روحانی و علمی پُر معارف خطاب فرماتے۔ متلاشیانِ حق کو تبلیغ کرتے اور حضور اپنے باغ کے موسمی پھلوں سے اصحاب کی خاطر و مدارات فرماتے اور خود بھی اصحاب میں بیٹھ کر تناول فرماتے۔

باغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بہت سی تاریخی اور ایمان افروز یادیں وابستہ ہیں جنہیں ایک حضور علیہ السلام کا اصحاب کو باغ میں لے جا کر روحانی مجالس کا انعقاد اور پھر اصحاب کی باغ کے موسمی پھلوں سے تواضع فرمانا بھی ہے جو آج بھی مخلصین کے دلوں کو گرماتی رہتی ہے۔

قادیان میں رہائش پذیر دوستوں کے ذہنوں میں اس یاد کو تازہ کرنے کیلئے اور اولاد کو حضور علیہ السلام کے اس طریق مبارک سے روشناس کرانے کیلئے مورخہ ۲۰ اگست بروز جمعہ ساڑھے سات بجے صبح باغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (بہشتی مقبرہ) میں ایک روحانی اجتماع دفتر بہشتی مقبرہ کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا۔ جس میں قادیان کے سب احمدی دوستوں اور ان کے بچوں کو مدعو کیا گیا۔ مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی سیکرٹری بہشتی مقبرہ نے حاضرین مجلس کے سامنے باغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے متعلق نشانات و واقعات کا تذکرہ فرمایا۔ اور حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل صحابی۔ امیر مقامی قادیان نے باغ سے متعلق حضور علیہ السلام کے نشانات اور حضور کا باغ میں اصحاب کے درمیان تشریف فرما ہو کر موسمی پھلوں کا تناول فرمانا قدرے تفصیل سے بیان فرمایا۔ حضرت امیر صاحب۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ صحابہ کرام اور علماء سلسلہ شہ نشین حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں تشریف فرما ہوئے۔ اور احباب جماعت اور بچوں کے لئے شہ نشین کے ارد گرد اور پارک میں خواتین کے بیٹھنے کا انتظام تھا۔ حضرت امیر صاحب کی ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ اور پھر دفتر بہشتی مقبرہ کی طرف سے تمام حاضرین مجلس کی پھلوں سے تواضع کی گئی۔ یہ روحانی مجلس بہت پُر کیف اور ایمان افروز تھی ۸ بجے مجلس برخاست ہوئی لیکن یہ آدھ گھنٹہ کا روحانی اجتماع بہت پُر کیف اور ایمان افروز تھا۔ خدا تعالیٰ ہمیں آئندہ بھی اس قسم کی دو دیگر روحانی مجالس منعقد کرنے اور حضور علیہ السلام کے زمانہ کے ایمان افروز حالات و واقعات اور یادوں کے تذکرہ سے اپنے ایمانوں کو گرماتے رہنے کی توفیق بخشتا رہے۔ آمین — (ایڈیٹر بدر)

مندرجہ ذیل احباب کی طرف سے اعانت بدر کی رقوم وصول ہوئی ہیں

(۱) مکرم مظفر محمود صاحب دہرہ کلکتہ کی طرف سے مبلغ دس روپے اعانت بدر میں موصول ہوئے ہیں دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے نیک مقاصد میں کامیاب کرے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے نوازے۔

(۲) مکرم منیر احمد صاحب احمدی کرول نے ایک مختصر سے ٹی سٹال کا افتتاح کیا ہے دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت ڈالے اور ان کو خادمِ دین بنائے۔ اس موقعہ پر ۲۵ روپے اعانت بدر میں دیئے ہیں۔

(مینجر بدر)

تحریک جدید کا جہاد کبیر ایک تاریخی دور ہے

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اس قسم کی تحریک صدیوں میں ایک ہی ہوا کرتی ہے اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دور ایک یادگار زمانہ دور ہے جس کی تمام انبیاء اور مرسلین نے حضرت نوحؑ سے لے کر حضرت کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک خبر دی ہے اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آپ کے کام کو مضبوط کرنے اور اشاعت احمدیت کی بنیادوں کو پختہ کرنے میں جو شخص حصہ لیتا ہے وہ اپنے آپ کو اس تاریخی دور میں شامل کرتا ہے جو قیامت کے دن بہت سی جماعتوں پر جو نظر آرہی ہیں ہماری جماعت کو زیادہ اہمیت دینے اور زیادہ قربت کا مستحق بنانے والا ہے۔

ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے

اور اسلام اور احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کردے۔

پس اے دوستو!!! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو کہ اس اُمت پر پھر یہ دن نہیں آئیں گے"۔

پس میں جملہ احباب سے درخواست کروں گا کہ جنہوں نے خود تحریک جدید کے مالی دور میں جہاد میں حصہ نہیں لیا وہ جلد سے جلد حصہ لیں اور اُن کے لواحقین (بیوی بچے بزرگ) اس تحریک میں شامل نہیں ہوئے وہ ان کو بھی شامل کرکے اس یادگار زمانہ جہاد میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں اور جن کے ذمہ ابھی سال رواں یا سال سابقہ کا چندہ واجب الادا ہے وہ بھی جلد ادا کرکے سرخرو ہوں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

"ہمارے دوستوں کو کس نے بتایا ہے کہ زندگی بڑی لمبی ہے موت کا کوئی وقت مقرر نہیں کہ کب سر پر ٹوٹ پڑے اس لئے مناسب ہے کہ جو وقت ملے اسے غنیمت سمجھیں"۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

دُعائے مغفرت

میری والدہ صاحبہ محترمہ مورخہ ۲۱ ظہور ۱۳۵۰ ہش مطابق ۲۱ اگست ۱۹۷۱ء بروز ہفتہ بعد نماز ظہر وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی دن بعد نماز عصر صحن جہانخانہ میں سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور موصوفہ موصیہ مرحومہ کی بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ ستمبر ۱۹۵۵ء میں شاہجہانپور (یو۔پی) سے قادیان آئیں اور اس وقت سے تا صحت تحفہ اماء اللہ کے بہ کاموں میں برابر شریک ہوتی رہیں۔ چندہ جات دیتی رہیں اور ہمیشہ صوم و صلوٰۃ کی پابند رہیں۔ خود بار بار اطلاع کرکے وصیت کروائی۔ اور اپنے پیچھے دو لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑ کر اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئیں۔ احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

خاکسار مسعود احمد انیس شاہجہانپوری واقف زندگی قادیان دارالامان

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں

کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔

پتہ نوٹ فرمالیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۔۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA - 1

تار کا پتہ: Autocentre { ٹیلیفون نمبرز { 23 — 1652 / 23 — 5222

موجودہ مالی سال کی پہلی سہ ماہی گذر چکی ہے

مگر منظور شدہ نسبتی بجٹ کے مقابل پر اکثر جماعتوں کی وصولی نسبتی لحاظ سے بہت کم ہوئی ہے۔ اور متعدد جماعتیں ایسی ہیں جن کے ذمہ لازمی چندہ جات کی کثیر رقوم بقایا چلی آرہی ہیں۔ جملہ ایسی جماعتوں کو نظارت ہذا کی طرف سے بقایا جات کی اطلاعات بھجوائی جا چکی ہیں۔ اس لئے بقایا چندہ کی وصولی کے لئے جملہ عہدیداران جلد توجہ فرمادیں۔

پس مقامی عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ چندہ کی ادائیگی میں خود بھی اعلیٰ نمونہ پیش کریں اور بقایا داروں کو بھی سمجھائیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز ناامید نہ ہوں اور آئندہ کے لئے چندہ میں باقاعدگی اختیار کریں اور بقایا جات جلد ادا کریں۔ اگر اپنی آمدنی سے خدا تعالیٰ کا حصہ پہلے سے نکال لیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے بقیہ اموال میں برکت ڈال دے گا۔

جملہ مبلغین کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں احباب جماعت کو مالی قربانی کی ضرورت اور اہمیت سے پوری طرح آگاہ کریں اور قربانی کے معیار کو بلند کرکے صحیح معنوں میں ادائیگی کے ساتھ فرض شناسی کا ثبوت پیش کریں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ پائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

موصی احباب کی خاص توجہ کیلئے

حصہ جائداد زندگی میں ہی ادا کر دینا بہتر ہوتا ہے

جو مخلصین جماعت نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم فرمودہ وصیت کے نظام میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرکے اللہ تعالیٰ کے حضور قربانیاں کرنے کا عہد کیا ہے وصیت کے مطابق انہیں اپنا حصہ جائداد ضرور ادا کرنا ہے۔ لیکن موصی حضرات کے لئے مناسب یہی ہے کہ اپنی زندگی میں ہی جلد از جلد اس عہد کو پورا کرتے ہوئے حصہ جائداد ادا کرکے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو جائیں۔ کیونکہ بعض اوقات ورثاء موصی کی وصیت کے مطابق حصہ جائداد کی ادائیگی میں تاخیر کرتے ہیں یا حصہ جائداد کی ادائیگی نہیں کرتے۔ اور یہ امر موصی کے بہشتی مقبرہ میں دفن کئے جانے اور تابوت کو قادیان لانے کی اجازت دیئے جانے یا موصی کا یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگائے جانے میں مانع ہو جاتا ہے۔

اس لئے موصی حضرات سے گذارش ہے کہ وہ اپنی وصیت کا حصہ جائداد اپنی زندگی میں ہی جلد از جلد ادا کر دینے کی کوشش فرماویں۔ تاکہ بوقت وفات موصی کی وصیت کا حساب صاف رہے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان۔

ولادت

مکرم مظفر محمود صاحب دہرہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے شادی کے سترہ سال بعد مورخہ ۱۲ ظہور کو ایک اولاد نرینہ عطا فرمائی ہے۔ نومولود مکرم شیخ منور دین صاحب کا پوتا اور مکرم محمد یوسف صاحب بانی مرحوم کا نواسہ ہے۔ خدا تعالیٰ اس بچے کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آئندہ بہرہ خاندان کے لئے اس کا وجود بابرکت ہو۔ آمین

اظہار تشکر کے طور پر مکرم مظفر محمود صاحب بہرہ نے مبلغ دس روپیہ اعانت بدر میں ادا فرمائے ہیں۔

خاکسار محمد نور عالم احمدی سیکرٹری مال کلکتہ